اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (القران)

مختصر سیرت

عائشه صدیقه

رضی اللہ عنہا

تالیف مولانا احمد علی مردانی

Ketabton.com

(c) ketabton.com: The Digital Library

مختصر سیرت اُمّ المؤمنین

حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنھا

تالیف

مولانا احمد علی مردانی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

مکتبہ عشرہ مبشرہ

غزنی اسٹریٹ لاہور

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اجمعین یاارحم الراحمین امابعد!

باب اوّل

مختصر حالات زندگی

نام ونسب

عائشہؓ نام، صدیقہ، اُمّ المؤمنین، بنت الصدیق، حمیرا القاب، امّ عبداللہ کنیت (عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے یعنی حضرت اسماءؓ کے صاحبزادے کا نام ہے) والد کا نام عبداللہ، کنیت ابوبکرؓ اور صدیق وعتیق لقب تھا، والدہ کا نام زینب تھا اُم رومان کنیت تھی۔ اور قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی اولاد نہ تھی اس لیے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگی کہ اور بیبیوں نے اپنی سابق اولادوں کے نام پر اپنی اپنی کنیت رکھ لی ہے، میں اپنی کنیت کس کے نام پر رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھانجے عبداللہ کے نام پر۔ چنانچہ اُسی دن سے اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کنیت ٹھہری۔

والد کی طرف سے سلسلہ نسب یوں منقول ہے:

عائشہ بنت عبداللہ ابی بکر صدیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک

والدہ کی جانب سے سلسلہ نسب بایں الفاظ منقول ہے:

عائشہ بنت اُمّ رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن وہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نسب ساتویں آٹھویں پشت پر جا کر مل جاتا ہے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور ماں کی جانب سے گیارہویں پشت میں کنانہ پر جا کر ملتا ہے۔

ولادت

مؤرخین کے بقول حضرت ام رومانؓ کا پہلا عقدِ نکاح عبداللہ ازدی کے ساتھ ہوا تھا، عبداللہ ازدی کے انتقال کے بعد ام رومانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عقدِ نکاح میں آئی۔ اُن سے عبدالرحمٰن وحضرت عائشہؓ کی ولادت ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کی تاریخ پیدائش سے اکثر کتب تاریخ خاموش ہیں۔ البتہ بعض مؤرخین نے چار سال بعد از بعثت ماہِ شوال کا قول کیا ہے۔

رضاعت

حضرت عائشہؓ کو وائل کی بیوی نے دودھ پلایا تھا، وائل کی کنیت ابوالقعیس تھی، وائل کے بھائی افلح حضرت عائشہؓ کے رضائی چچا اور رضائی بھائی (اذنِ رسول ﷺ کے ساتھ) کبھی کبھی اُن سے ملنے آیا کرتے تھے۔

حلیہ

حضرت عائشہؓ خوش رُو اور صاحبِ جمال تھیں، رنگ سرخ وسفید تھا۔

بچپن

مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی بچپن میں کھیل کود کی بہت شوقین تھیں، محلّہ کی لڑکیاں اُن کے پاس جمع رہتیں اور وہ اکثر اُن کے ساتھ کھیلا کرتیں۔ لیکن اس لڑکپن اور کھیل کود میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ادب ہر وقت ملحوظ رہتا۔ حضرت عائشہؓ کو تمام کھیلوں میں دو کھیل زیادہ مرغوب تھے، گڑیاں کھیلنا اور جھولا جھولنا۔

پیغامِ نکاح

حضرت خدیجہؓ کی سفرِ آخرت کے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ بن مظعون مشہور صحابی کی بیوی حاضرِ خدمت ہوئی اور فرمانے لگیں یا رسول ﷺ آپ ﷺ دوسرا نکاح کرلیں، آپ ﷺ نے

(c) ketabton.com: The Digital Library

فرمایا: کس سے! خولہؓ نے عرض کیا بیوہ اور کنواری دونوں طرح کی لڑکیاں موجود ہیں جس کو آپ ﷺ پسند فرمائیں اُس کے متعلق گفتگو کی جائے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ خولہؓ نے عرض کیا بیوہ تو سودہ بنت زمعہ ہیں اور کنواری ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہؓ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کی نسبت گفتگو کرو۔ حضرت خولہؓ رسول اللہ ﷺ کی مرضی پا کر پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئیں اور اُن سے تذکرہ کیا، زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ جس طرح سگے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز نہیں، عرب اپنے منہ بولے بھائیوں کی اولاد سے بھی شادی نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: خولہ! عائشہؓ تو رسول اللہ ﷺ کی بھتیجی ہے، آپ ﷺ سے اس کا نکاح کیونکر ہو سکتا ہے، حضرت خولہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بات کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ میرے دینی بھائی ہیں اور اس قسم کے بھائیوں سے نکاح جائز ہے حضرت ابوبکرؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو اُنہوں نے قبول کر لیا۔ الغرض یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کیے گئے ہیں۔

نکاح

حضرت عطیہؓ حضرت عائشہؓ کے نکاح کا واقعہ بایں الفاظ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں، اُن کی نانی آئی اور اُن کو لے گئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نکاح پڑھا دیا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ برس تھیں۔ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن میں یہ شرف فقط حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حاصل ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی کنواری بیوی تھیں۔

مہر

ابن سعد کی دو روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہر میں حضرت عائشہؓ کو ایک مکان دیا تھا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔ اور ایک روایت جو حضرت عائشہؓ سے خود اس سلسلہ میں مروی ہے فرماتی ہیں کہ اُن کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا یعنی پانچ سو درہم۔ اس روایت کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

تائید اُس روایت سے بھی ہوتی ہے جو صحیح مسلم میں منقول ہے کہ ازواج مطہرات کا مہر عموماً پانچ سو درہم ہوتا تھا۔

ہجرت مدینہ

حضرت عائشہؓ نکاح کے بعد تقریباً تین برس تک مکہ مکرمہ میں رہیں ۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہجرتِ مدینہ کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت عائشہؓ اپنے بھائی ،بہن اسماءؓ اور والدہ کے ہمراہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے بالآخر یہ مختصر قافلہ مدینہ منورہ پہنچا رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد نبوی اور اس کے آس پاس مکانات کی تعمیر میں مشغول تھے ۔ مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ اپنے عزیزوں کے ساتھ بنو حارث بن خزرج کے محلّہ میں اُتریں اور سات آٹھ مہینے تک یہاں قیام کیا ۔اور شوال 2ھ ہجرت سے 18 ماہ بعد حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی ۔اس وقت آپ رضی اللہ عنھا کی عمر 9 سال تھی ۔الغرض :ماہِ شوال میں عقدِ نکاح ورخصتی ہوئی ۔بنابریں حضرت عائشہؓ شوال کے مہینہ میں اس قسم کی تقریبوں کو پسند کرتی تھیں اور فرماتی تھی کہ میری شادی اور رخصتی دونوں شوال میں ہوئیں اور باایں ہمہ شوہر کے حضور مجھ سے خوش قسمت کون تھی ۔

تعلیم وتربیت

اہل علم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی تعلیم وتربیت کا اصلی زمانہ رخصتی کے بعد شروع ہوتا ہے اُنہوں نے اسی زمانہ میں پڑھنا سیکھا ،قرآن کریم دیکھ کر پڑھتی تھی ۔صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپؓ لکھنا نہیں جانتی تھیں ۔احادیث صحیحہ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے لیے اُن کا غلام ذکوان قرآن لکھتا تھا ۔بعض راویوں نے جو یہ نقل کیا ہے کہ آپؓ نے فلاں کے خط کے جواب میں یوں تحریر فرمایا یہ مجازاً تھا ۔اپنی ساری زندگی حصولِ علم دینی میں صرف کی اس لیے کہ معلم شریعت خود گھر میں تھا اور شب وروز اس کی صحبت میسر تھی ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

حجرہ عائشہؓ (حضرت عائشہؓ کا گھر)

محلّہ بنی نجار میں مسجد نبوی ﷺ اطراف میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے تھے۔اُن ہی میں سے ایک حجرہ حضرت عائشہؓ کا گھر تھا جس کا ایک دروازہ مسجد نبوی ﷺ کی جانب کھلتا تھا رسول اللہ ﷺ اسی دروازہ سے مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لے جاتے اور مختلف قسم کی عباداتِ خداوند کریم میں مشغول رہتے۔حجرہ کی وسعت چھ سات ہاتھ سے زیادہ تھی ،دیواریں مٹی کی تھی اور کھجور کی پتیوں اور ٹہنیوں سے مسقّف تھا ،اوپر سے کمبل ڈال دیا گیا تھا تا کہ مکان کا اندرونی حصہ بارش وغیرہ سے محفوظ رہے۔بلندی اتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہوتا تو ہاتھ چھت تک پہنچ جاتا، دروازہ میں ایک پٹ کا کواڑ تھا لیکن وہ عمر بھر کبھی بند نہ ہوا ،پردہ کے طور پر ایک کمبل پڑا رہتا تھا۔حجرہ عائشہؓ سے متصل ایک بالاخانہ تھا جس کو مشربہ کہتے تھے۔گھر کی کل کائنات ایک چارپائی ،ایک چٹائی ،ایک بستر ،ایک تکیہ جس میں چھال بھری تھی آٹا اور کھجور رکھنے کے ایک دو برتن ،پانی کا ایک برتن اور پانی پینے کے ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھی۔گھر (یعنی حجرہ عائشہؓ) میں کل آدمی دو تھے یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ،کچھ دن کے بعد بریرہؓ نام کی ایک لونڈی نے اس جگہ کو اپنا مسکن بنایا۔

بیوگی

مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ جس وقت حضرت عائشہؓ اپنی عمر کے اٹھارہ سال مکمل کیے اُس سال امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے آپ ﷺ کی وفات کے متعلق اکثر صحیح حالات حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی کے ذریعہ اس اُمت تک پہنچے روز بروز مرض کی شدت بڑھتی جاتی تھی ،یہاں تک کہ مسجد میں امامت کے لیے بھی آپ ﷺ تشریف نہ لے جا سکے۔صبح کی نماز میں لوگ آپ ﷺ کی آمد کے منتظر تھے،کئی دفعہ آپ ﷺ نے اُٹھنے کی کوشش کی ،لیکن ہر دفعہ غش آگیا ،آخر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابوبکرؓ امامت کریں ،حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر جو شخص کھڑا ہوگا لوگ اس کو منحوس خیال کریں گے اس لیے

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکرؓ بہت رقیق القلب (نرم دل) ہیں، ان سے یہ کام نہ بن آئے گا وہ روویں گے، کسی اور کو حکم ہو، لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا، حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو، اُنہوں نے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوسفؑ والیاں ہو، کہہ دو کہ ابوبکرؓ امامت کریں ۔چنانچہ اُنہوں نے امامت کی ۔چند دن مرض الوفات میں رہ کر آپ ﷺ اس دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف منتقل ہوئے اور حجرہ عائشہؓ کے ایک گوشہ میں سپردِ خاک ہوئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔صاحب جامع ترمذی نے نقل کیا ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ،اُس دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک دن کے گزارے کا سامان بھی نہ تھا۔

عہدِ صدیقی وفاروقی،عثمانؓ،علیؓ وامیر معاویہؓ میں گزرانِ اوقاتِ دنیاوی

عہدِ صدیقی میں بدستور خیبر کی پیداوار سے مقرر غلہ ملتا رہا ۔حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب کے نقد وظائف مقرر کر دیئے، دیگر ازواج کو دس ہزار درہم سالانہ ملتا تھا، لیکن حضرت عائشہؓ بارہ ہزار پاتی تھیں جس کی وجہ یہ تھی وہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں (مستدرک) ۔حضرت عائشہؓ نے اس رقم کا اکثر حصہ فقراء اور مساکین کے لیے وقف کیا ہوا تھا ۔حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ وحضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں بھی تقریباً گزرانِ اوقاتِ دُنیوی کا یہ طریقہ رائج رہا ۔حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جو حضرت امیر معاویہؓ کے بعد خلیفہ حجاز ہوئے ،اور حضرت عائشہؓ کے بھانجے تھے، وہ خالہ کے تمام مصارف کے ذمہ دار بنے، لیکن جس دن بیت المال سے وظیفہ آتا، اُسی دن شام کو گھر میں فاقہ ہوتا ۔

جنگِ جمل

شہادتِ عثمانؓ کے وقت حضرت عائشہؓ مکہ مکرمہ ہی میں مقیم تھیں، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے مدینہ منورہ سے جا کر آپؓ کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہا اصلاح کی غرض سے بصرہ گئیں اور وہاں جنگِ جمل (مشہور واقعہ) پیش آیا ۔یہ جنگ اگرچہ اتفاقی طور پر پیش آ گئی تھی

(c) ketabton.com: The Digital Library

مگر پھر بھی ام المومنین حضرت عائشہؓ کو اس کا ہمیشہ افسوس رہا۔ ابن سعد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ جب یہ آیت پڑھتی تھیں ,,وقرن فی بیوتکن ،، اے پیغمبر کی بیویو! اپنے گھر میں وقار کے ساتھ بیٹھو ۔ تو اس قدر روتی تھیں کہ آنچل تر ہو جاتا تھا۔(طبقاتِ ابن سعد جزء ثانی)

وصیت

بخاری میں ہے کہ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ نے وصیت کی کہ ,,مجھے روضہ نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن نہ کرنا ، بلکہ بقیع میں اور ازواج کے ساتھ دفن کرنا ، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے بعد ایک جرم کیا ہے ۔

وفات (سفرِ آخرت)

خلافتِ امیر معاویہؓ کا آخری حصہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زندگی کا اخری زمانہ ہے ، مورخین کے بقول اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر سرسٹھ برس تھی ۔ 58ھ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیماری پڑیں ، چند روز تک علیل رہ کر بالآخر سترہ رمضان المبارک کو نماز وتر کے بعد شب کے وقت وفات پائی ، حضرت ابو ہریرہؓ جو ان دنوں مدینہ منورہ کے قائم مقام حاکم تھے ، انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی ، جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ لوگوں کا بیان ہے رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہیں دیکھا گیا ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ عورتوں کا اژدہام دیکھ کر روزِ عید کے ہجوم کا دھوکہ ہوتا تھا ، قاسم بن محمد ابی بکرؓ ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ، عبداللہ بن عتیق ، عروہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ ، بھتیجوں اور بھانجوں نے قبر میں اُتارا اور حسبِ وصیت جنت البقیع میں مدفون ہوئیں ۔

متروکات (وراثت)

حضرت عائشہؓ نے اپنے بعد کچھ متروکات چھوڑے جن میں ایک جنگل بھی تھا ، یہ اُن کی بہن حضرت اسماءؓ کے حصہ میں آیا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بابِ دوم

فضائل ومناقب

پاک دامنی (برأتِ عائشہؓ)

غزوہ بنی مصطلق میں کہ ۵ھ کا واقعہ ہے حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، واقعہ افک پیش آیا یعنی منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی مؤرخین ومحدثین نے اس واقعہ کو بالتفصیل نقل کیا ہے (تفصیلی واقعہ کے لیے کتبِ مطولہ کا مطالعہ کیا جائے)،الغرض خود ربّ کائنات نے حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا اعلان فرمایا اور فرمایا: ترجمہ: بالکل افتراء ہے۔

محبوبہ محبوبِ خدا ﷺ

امامِ بخاری نے بسندِ صحیح نقل کیا ہے کہ جس وقت حضرت عمروؓ بن العاص جب غزوہ سلاسل سے واپس آئے تو (اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے)دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ! آپ ﷺ دُنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کہ عائشہؓ کو۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مردوں کی نسبت سوال ہے؟فرمایا: عائشہؓ کے باپ (ابوبکر صدیقؓ) کو۔اسی طرح مسندِ عائشہؓ میں مرقوم ہے کہ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ کی سواری کا اونٹ بدک گیا اور ان کو لے کر ایک طرف کو بھاگا ، رسول اللہ ﷺ اس قدر بے قرار ہوئے کہ بے اختیار زبان مبارک سے نکل گیا،واعروسناہ' ہائے میری دُلہن۔

امتیازاتِ حضرت عائشہ صدیقہؓ

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی کرتی تھیں:

(1)تنہا مجھے یہ شرف نصیب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے عقدِ نکاح میں آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کوخواب میں میری صورت دکھائی گئی اورفرمایا گیا کہ یہ دُنیا اور آخرت آپ ﷺ کی زوجہ ہونے والی ہے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

(2)اور آپ ﷺ کی ازواج میں سے تنہا میں ہی ہوں ۔جس کا آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے کسی دوسرے کے ساتھ یہ تعلق اور رشتہ نہیں ہوا۔

(3)اور تنہا مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ کرم تھا ،آپ ﷺ جب میرے ساتھ ایک لحاف میں آرام فرما ہوتے تو آپ ﷺ پر وحی آتی ۔دوسری ازواج میں سے کسی کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی۔

(4)اور یہ کہ میں ہی آپ ﷺ کی ازواج میں سے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی اور اس باپ کی بیٹی ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(5)اور یہ شرف بھی آپ ﷺ کی ازواج میں سے مجھے نصیب ہے کہ میرے والد اور میری والدہ دونوں مہاجر ہیں۔

(6)اور یہ کہ بعض منافقین کی سازش کے نتیجہ میں جب مجھ پر ایک گندی تہمت لگائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے لیے قرآنی ایات نازل فرمائیں ۔جن کی قیامت تک اہل ایمان تلاوت کرتے رہیں گے۔

اور ان آیات میں مجھے نبی پاک (طیب) کی پاک بیوی (طیبہ)فرمایا گیا نیز اس سلسلہ کی اخری ایت میں ,,اولئک لھم مغفرۃ ورزق کریم ،،فرما کر میرے لیے مغفرت اور رزق کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(7)اس سلسلہ میں کبھی اپنی اس خوش نصیبی کا بھی ذکر فرماتیں کہ آپ ﷺ نے زندگی کا اخری پورا ایک ہفتہ میرے ہی گھر میں میرے ساتھ قیام فرمایا اور اور حیات طیبہ کا اخری دن میری باری کا اخری دن تھا۔

(8)اور اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص کرم مجھ پہ یہ ہوا اسی اخری دن میرا آب دہن آپ ﷺ کے آب دہن کے ساتھ آپ ﷺ کے شکم مبارک میں گیا۔

(9)اور اخری لمحات میں میں ہی آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی اور جس وقت بحکم خداوندی روح مبارک نے جسد اطہر سے مفارقت اختیار کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس میں ہی تھی یا پھر موت کا فرشتہ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

(10) اور آخری بات یہ کہ میرا گھر قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کی آرام گاہ بنا یعنی آپ ﷺ کی تدفین میرے گھر میں ہوئی۔

جن فضائل سے مجھے نوازا گیا وہ بی بی مریم بنت عمران کے علاوہ کسی اور کو نہیں عطا ہوئے۔ (طبرانی کبیرا مجمع الزوائد)

نزولِ حکمِ تیمم کا باعث

صحیح بخاری کتاب التیمم کے تحت یہ واقعہ منقول ہے کہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، قافلہ واپس ہو کر مقام ذات الجیش میں پہنچا تو حضرت عائشہؓ کے گلے سے ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا حضرت عائشہؓ نے فوراً رسول اللہ ﷺ کو مطلع کو کیا، صبح قریب تھی، چنانچہ آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈال دیا اور ایک آدمی اس کے ڈھونڈنے کو دوڑایا، اتفاق یہ کہ جہاں یہ قافلہ ٹھہرا تھا وہاں دور دور تک پانی کا نام ونشان تک نہ تھا، نماز کا وقت آ گیا، لوگ گھبرائے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس پہنچے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ان کے زانو پر سر رکھے آرام فرمار ہے ہیں، بیٹی کو کہا ہر روز نئی مصیبت سب کے سر لاتی ہو اور غصہ سے ان کے پہلو میں کئی کونچے دیئے، لیکن وہ آپ ﷺ کی تکلیف کے خیال سے ہل بھی نہ سکیں۔ آپ ﷺ صبح کو بیدار ہوئے تو واقعہ معلوم ہوا۔ چنانچہ اس موقع پر سورۃ نساء کی یہ ایت نازل ہوئی:

وان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفر اوجاء احد منکم من الغائط ۔۔۔ الخ (النساء: 7) (ترجمہ) اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا حاجت ضروری سے فارغ ہوئے ہو یا عورتوں سے مقاربت کی ہے اور تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اُس سے کچھ منہ اور ہاتھ پر پھیر لو۔ اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ مجاہدین اسلام کا لشکر جو اس مصیبت (پانی کی عدمِ دستیابی) میں گرفتار تھا اس ابرِ رحمت (حکمِ تیمم) کو دیکھ کر مسرت سے لبریز ہو گیا۔ فرزندانِ اسلام اپنی ماں کو دُعائیں دینے لگے۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ جو ایک بڑے مرتبہ کے صحابی تھے: خوشی سے بول اُٹھے، اے صدیقؓ کے گھر والو! اسلام میں یہ تمہاری پہلی برکت نہیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

۔حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی صاحبزادی سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: مجھے معلوم نہ تھا کہ تو اس قدر مبارک ہے تیرے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کتنی آسانی بخشی۔ اس کے بعد قافلہ کی روانگی کے لیے جب اونٹ اُٹھایا گیا تو وہیں اُسی کے نیچے ہار پڑا ملا۔

تخییر میں پہل کرنے والی

جس وقت ایتِ تخییر (یعنی سورۃ احزاب کی ایت نمبر 20) نازل ہوئی یعنی جو بیوی چاہے فقر وفاقہ کو اختیار کر کے شرفِ صحبت سے ممتاز رہے اور دُنیا کے بجائے اخرت کی نعمت پائے اور جو چاہے کنارہ کش ہو کر دُنیا طلبی کی ہوس پوری کرے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے عائشہؓ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اس کا جواب اپنے والدین سے مشورہ کر کے دینا، عرض کی، ارشاد فرمایئے، آپ ﷺ نے سورۃ احزاب کی ایتیں (یاایھاالنبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللّٰہ ورسولہ والدارالاٰخرۃ فان اللّٰہ اعد للمحسنٰت منکن اجرا عظیما ۔ ترجمہ: اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم کو دُنیاوی زندگی اور اُس کی زینت وآرائش کی ہوس ہے تو آؤ میں تم کو رخصتی جوڑے دے کر رخصت کردوں اور اگر خدا اور رسول ﷺ اور اخرت پسند ہے تو اللہ تعالیٰ نے نیک عورتوں کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے) تلاوت فرمائی، (حضرت عائشہؓ) فرمانے لگی یارسول اللہ ﷺ! میں کس امر میں اپنے والدین سے مشورہ لوں، میں خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں یہ جواب سُن کر آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے، حضرت عائشہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میرا جواب دوسری بیویوں پر ظاہر نہ ہو۔ آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا: کہ میں معلم بن کر آیا ہوں، جابر بن کر نہیں آیا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم باب الایلاء)

(c) ketabton.com: The Digital Library

مکثرین روایات میں چھٹا نمبر

مکثرین صحابہؓ میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے چنانچہ محدثین کے بقول آپ رضی اللہ عنھا نقلِ احادیث چھٹے نمبر پر ہیں۔آپ کے مرویات کی تعداد 2210 ہے

رسول اللہ ﷺ کا سفرِ آخرت

رسول اللہ ﷺ جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ اپنی مرض الوفات میں بار بار دریافت فرماتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عائشہؓ باری کا انتظار ہے چنانچہ آپ ﷺ کو لوگ اُن کے حجرے میں لے گئے اور آپ ﷺ تا وفات وہیں مقیم رہے اور وہیں حضرت عائشہؓ کے زانو پر سر رکھے ہوئے وفات پائی۔

تدفینِ نبی ﷺ اور حجرہ عائشہؓ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فضائل و مناقب کا سب سے زرّین باب یہ ہے کہ مرنے کے بعد ان ہی کے حجرہ کو رسول اللہ ﷺ کا مدفن بننا نصیب ہوا۔اور جسم مبارک اسی حجرہ کے ایک گوشہ میں سپردِ خاک ہوئی۔

زوجۃ النبی ﷺ ہونے کا شرف

حضرت عائشہؓ کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات بیوہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے حبالہ عقد میں داخل ہوئی تھیں،اس بناء پر ان میں حضرت عائشہؓ ہی تنہا خاص فیضانِ نبوت سے مستفیض تھیں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نکاح سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کے سامنے کوئی چیز پیش کر رہا ہے،پوچھا کیا ہے؟ جواب دیا کہ آپ ﷺ کی بیوی ہے،آپ ﷺ نے کھول کر دیکھا تو حضرت عائشہؓ تھیں۔ (صحیح البخاری،مناقبِ عائشہؓ) اور مستدرک حاکم میں ہے:ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی بہت زیادہ تعریف فرمائی۔میں نے عرض

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا: یارسول اللہ ﷺ! اور ,,میں،، آپ ﷺ نے فرمایا: اماترضین ان تکون زوجتی فی الدنیا والاخرة (مستدرك /مصنف ابن ابی شیبه)

ایک اور روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: من ازواجک فی الجنة؟ قال انک منھم ۔اوقال ۔امانک منھم ۔(طبرانی کبیر/ طبقات ابن سعد/ مستدرک حاکم) جنت میں آپ ﷺ کی بیویاں کون ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اُن میں سے ایک ہے ۔اور ایک روایت میں ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے عائشہؓ اب موت مجھ پر آسان ہو گئی ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جنت میں تو میری بیوی ہو گی ۔(طبرانی)

علم میں بے مثال

جامع ترمذی میں ہے: مااشکل علینا اصحاب محمد ﷺ حدیث قط فسالنا عائشة الا وجدنا عندھا علما ۔ترجمہ: ہم اصحاب محمد ﷺ کو کبھی کوئی مشکل مسئلہ پیش آیا ۔لیکن عائشہؓ کے پاس اس کا علم موجود پایا

مسروق تابعیؒ فرماتے ہیں: لقدرأیت مشیخة اصحاب رسول اللہ ﷺ یسئلونھا عن الفرائض (ابن سعدو حاکم) ہم نے شیوخ صحابہؓ کو ان سے مسائل پوچھتے ہوئے دیکھا ہے ۔

طبقات ابن سعد میں ہے: یسئلھا الاکابر من اصحاب رسول اللہ ﷺ ترجمہ: اُن سے بڑے بڑے صحابہؓ آکر مسائل پوچھتے تھے ۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں: لوجمع علم عائشة الی جمیع ازواج النبی ﷺ وعلم جمیع النساء لکان علم عائشة افضل ۔

قرآن وعلم تاریخ وعلم الانساب (وغیرہ علوم) سے واقفیت

عروہ فرماتے ہیں: مارایت احداً من الناس اعلم بحدیث العرب والنسب

(c) ketabton.com: The Digital Library

مــن عـــــائشة (تذکرہ ذہبی ہتر جمہ حضرت عائشؓ) ترجمہ: میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے زیادہ کسی کو عرب کی تاریخ ونسب کا ماہر نہیں پایا ۔

ہشام بن عروہ کی روایت ہے: مـا رایـت احـدا مـن الـنـاس اعـلم بـالقـراٰن ولا بـالـفـريـضـة ولا بحـلال والا حـرام ولا بشـعـر ولا بحديث العرب ولا الـنسب من عـائشة (تذکرہ ذہبی) ترجمہ: میں نے قرآن کریم ،فرائض،حلال وحرام ،شاعری ،عرب کی تاریخ ونسب کا حضرت عائشہؓ سے زیادہ واقف کار کسی کو نہیں پایا۔

قوتِ حفظ

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں سے بیان کیا کہ مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے ۔لوگوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ کے سامنے کیا تو آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: خدا تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے ۔ مزید براں صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرت سعد بن وقاصؓ نے وفات پائی تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے چاہا کہ مسجد میں اُن کا جنازہ آئے تو وہ بھی پڑھیں ،لوگوں نے اعتراض کیا ،تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بات بھول جاتے ہیں ،رسول اللہ ﷺ نے حضرت سہیلؓ بن بیضاء کے جنازہ کی نماز مسجد ہی میں پڑھی تھی ۔اسطرح کئی واقعات محدثین نے نقل فرمائے جو آپ رضی اللہ عنھا کی قوتِ حافظہ کی بیّن دلیل ہے ۔

شاعری میں بے مثال

چونکہ حضرت عائشہؓ کے والد شعروشاعری اپنے مثال آپ تھے بنابریں حضرت عائشہؓ کے شاگرد حضرت عائشہؓ کے متعلق کہا کرتے تھے: کہ ہم کو آپ رضی اللہ عنہا کی شاعری پر تعجب نہیں ،اس لیے کہ آپ ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں ۔(مستدرک حاکم ،ذکر عائشہؓ)

خطابت میں منفرد

(c) ketabton.com: The Digital Library

احنف بن قیس تابعی بصری فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور اس وقت تک کے تمام خلفاء کی تقریریں سُنی ہیں، لیکن حضرت عائشہؓ کے منہ سے جو بات نکلتی تھی، اس میں یہ خوبی اور بلندی ہوتی تھی وہ کسی کے کلام میں نہیں ہوتی تھی۔ (مستدرک حاکم ذکر عائشہؓ)

فصیح اللسان خاتون

حضرت عائشہؓ کے شاگرد موسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ: ما رایت افصح من عائشة

ترجمہ: میں نے حضرت عائشہؓ سے کسی کو زیادہ فصیح اللسان نہیں دیکھا۔ (مستدرک حاکم، ترمذی)

احنف بن قیس تحریر فرماتے ہیں: ماسمعت الکلام من فم مخلوق افخم ولا احسن من عائشة (مستدرک حاکم) ترجمہ: میں نے کسی مخلوق کے منہ کی بات حُسنِ بیان اور متانت میں حضرت عائشہؓ کے منہ کی بات سے عمدہ اور بہتر نہیں سُنی۔

منفرد فضیلت

امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں کتاب السلام کے تحت اور امام ترمذیؒ نے کتاب الدعوات کے تحت نقل کیا ہے: جس وقت رسول اللہ ﷺ کا مرضِ وفات شدت اختیار کر چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس دارِ فانی سے رخصت ہونے والے تھے حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھی ہوئیں تھیں اور آپ ﷺ اُن سے ٹیک لگائے ہوئے جلوہ افروز تھے۔ اسی اثناء میں حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰنؓ مسواک لئے حجرہ عائشہؓ میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی طرف دیکھا حضرت عائشہؓ جو مزاجِ نبوت ﷺ سے مکمل طور پر آشنا تھیں آپ رضی اللہ عنھا فوراً سمجھ گئیں کہ آپ ﷺ مسواک چاہتے ہیں۔ لہٰذا حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ اور مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم کر کے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دی آپ ﷺ نے مسواک قبول فرمائی اور تندرست آدمی کی طرح مسواک فرمائی۔ بعد میں حضرت عائشہؓ فخریہ طور پر یہ فرمایا کرتی تھیں تمام بیویوں میں مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں بھی میرا جھوٹا اپنے منہ مبارک سے لگایا۔

مقام ومرتبہ بزبانِ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

عن انس ابن مالک قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ ثرید کھانے کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

گیارہ عورتیں اور مقامِ عائشہؓ

عن عائشة انها قالت جلس احدی عشرة امراة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا قالت الاولیٰ زوجی لحم جمل غث علی راس جبل وعر لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقی قالت الثانیة زوجی لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسال عما عهد قالت السادسة زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعة زوجی غیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک قالت الثامنة زوجی الریح ریح زرنب والمس مس ارنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من الناد قالت العاشرة زوجی زوجی مالک ومالک خیر من ذلک

(c) ketabton.com: The Digital Library

له ابل كثيرات المبارك قيلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابوزرع وما ابوزرع اناس من حلي اذني وملا من شحم عضدى وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول لا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي ازرع فماابن ابي زرع مضعجه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فمابنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها وغظ جارتها جارية ابي زرع فماجارية ابي زرع لاتبث حديثنا تبثيثا ولاتنقث ميرتنا تنقيثا ولاتملا بيتناتعشيشا قالت خرج ابوزرع والاوطاب تمخض فلقي امراة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح على نعماثرياواعطاني من كل رائحة زوجا قال كلي ام زرع وميرى اهلك فلو جمعت كل شيء اعطاني مابلغ اصغر آنية ابي زرع قالت عائشةؓ قال لي رسول الله ﷺ كنت لك كابي زرع لام زرع۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک دفعہ) گیارہ عورتیں آپس میں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ اپنے خاوندوں کا پورا پورا، درست حال بیان کریں، کوئی بات نہ چھپائیں، ان میں سے (1) پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند ناکارہ، پتلے دبلے اونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار پہاڑ کی چوٹی پہ رکھا ہوا ہو کہ نہ تو پہاڑ کا راستہ آسان ہو کہ جس کی وجہ سے اس پر چڑھنا ممکن ہو اور نہ ہی وہ گوشت ایسا ہو کہ بڑی دقت اُٹھا کر اسے اتارنے کی کوشش کی جائے (2) دوسری عورت نے کہا

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں اپنے خاوند کی کیا خبر بیان کروں مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کے عیب ذکر کرنا شروع کردوں تو کسی عیب کا ذکر نہ چھوڑوں (یعنی ساری ہی عیب بیان کردوں) اور اگر ذکر کروں تو اس کے ظاہری اور باطنی سارے عیوب ذکر کر ڈالوں (3) تیسری عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ڈھینگ (یعنی دراز قد والا) اگر میں کسی بات میں بول پڑوں تو مجھے طلاق ہو جائے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں (4) چوتھی عورت نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے، نہ گرم نہ سرد نہ اُسے کسی قسم کا ڈر اور رنج۔(5) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ چیتا بن جاتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہے اس بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتا۔(6) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب ہڑپ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا تاکہ میری پراگندی کا علم ہو (7) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند ہم بستری سے عاجز، نامرد اور اس قدر بیوقوف ہے کہ وہ بات بھی نہیں کر سکتا۔ دُنیا کی ہر بیماری اس میں سے ہے اور سخت مزاج ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا میرا جسم زخمی کر دے یا دونوں کر ڈالے (8) آٹھویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند خوشبو میں زعفران کیطرح مہکتا ہے اور چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔(9) نویں عورت کہنے لگی: میرا شوہر بلند شان والا، دراز قد والا، بڑا ہی مہمان نواز، اس کا گھر مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔(10) دسویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند مالک ہے اور میں مالک کی کیا شان بیان کروں کہ اس کے اونٹ اس قدر زیادہ ہیں کہ جو مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں کم ہی چرتے ہیں، وہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت قریب آ گیا ہے۔(11) گیارہویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ابوزرع ہے۔ ابوزرع کی کیا شان بیان کروں کہ زیوروں سے اُس نے میرے کان جھکا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے اور مجھے ایسا خوش رکھتا ہے کہ خود پسندی میں میں اپنے آپ کو بھولنے لگی۔ مجھے اُس نے ایک ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا کہ جو بڑی مشکل سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

بکریوں پر گزر اوقات کرتے تھے اور پھر مجھے اپنے خوشحال گھرانے میں لے آیا کہ جہاں گھوڑے ،اونٹ ،کھیتی باڑی کے بیل اور کسان موجود تھے اور وہ مجھے کسی بات پر نہیں ڈانتا تھا ۔میں دن چڑھے تک سوتی رہتی اور کوئی مجھے جگا نہیں سکتا تھا اور کھانے پینے میں اس قدر فراخی کہ خوب سیر ہو کر چھوڑ دیتی ۔ابوزرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کرے اس کے بڑے بڑے برتن ہر وقت بھرے کے بھرے رہتے ہیں ۔اس کا گھر بڑا کشادہ ہے اور ابوزرع کا بیٹا بھلا اس کے کیا کہنے کہ وہ کبھی ایسا دبلا پتلا چھریرے جسم والا کہ اس کے سونے کا حصہ نرم و نازک شاخ یا تلوار کی طرح باریک بکری کے بچے کی ایک دستی سے اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ۔ابوزرع کی بیٹی کہ اس کے کیا کہنے کہ وہ اپنی ماں کی تابعدار ،باپ کی فرمابردار ،موٹی تازی ،سوکن کی جلن تھی ۔ابوزرع کی باندی کا بھی کیا کمال بیان کروں کہ گھر کی بات وہ کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی ۔کھانے کی چیز میں بغیر کے خرچ نہیں کرتی تھی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی تھی بلکہ گھر صاف ستھرا رکھتی تھی ۔ایک دن صبح جبکہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے ۔ابوزرع گھر سے نکلے ،راستے میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے کی طرح دو بچے دو اناروں (یعنی اس کے پستانوں) سے کھیل رہے تھے ۔پس وہ عورت اسے کچھ ایسی پسند آ گئی کہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کر لیا پھر میں نے بھی ایک شریف سردار سے نکاح کر لیا جو کہ شہسوار ہے اور سپہ سالار ہے ،اس نے مجھے بہت سی نعمتوں سے نوازا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا اس نے مجھے دیا اور یہ بھی اس نے کہا کہ اے ام زرع خود بھی کھا اور اپنے میکے میں بھی جو کچھ چاہے بھیج دے لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو اکٹھا کر لوں تو پھر بھی وہ ابوزرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی ۔ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سارا قصہ سنا کر) مجھ سے (مخاطب ہو کر) ارشاد فرمایا: (اے عائشہؓ) میں بھی تیرے لیے اسی طرح سے ہوں جس طرح کہ ابوزرع ام زرع کے لیے ہے ۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی

(c) ketabton.com: The Digital Library

عن عائشةؓ ان الناس کانوا یتحرون بھدایا ھم یوم عائشة یبتغون بذالک مرضاة رسول الله ﷺ ترجمہ:حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ (اصحاب رسول ﷺ) تحفہ تحائف بھیجنے کے لیے میری (یعنی حضرت عائشہؓ) باری کا انتظار کرتے تھے ۔(یعنی آپ ﷺ) کی جس دن میرے ہاں باری ہوتی تھی اس دن صحابہؓ تحفے بھیجا کرتے تھے اور وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی چاہتے تھے۔

سلام جبرائیل علیہ السلام

حضرت ام سلیم فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہؓ کے ہاں آئی اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا،حضرت عائشہؓ نے کہا گھر میں ہیں اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہورہی ۔میں کچھ دیر ٹھہری رہی پھر رسول اللہ ﷺ کی مبارک آواز سُنی (آپ ﷺ)حضرت عائشہؓ کو کہہ رہے تھے:حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ رضی اللہ عنہا کو سلام کہہ رہے ہیں ۔(مجمع الزوائد،طبرانی کبیر)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

باب سوم

مرویاتِ عائشہ صدیقہؓ (یعنی اربعینِ عائشہ رضی اللہ عنہا)

کثرتِ روایت میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا چھٹا نمبر ہے یعنی حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نمبر ہے۔ حضرت عائشہؓ کی کل روایتوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس (2210) ہے، جن میں سے صحیحین میں دو سو چھیاسی (286) احادیث اُن کے توسط سے داخل ہیں۔ اُن میں سے ایک سو چوہتر احادیث دونوں (یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں مشترک ہیں۔ چوّن (54) حدیثیں ایسی ہیں جو صرف صحیح بخاری میں ہیں اور اٹھاون (58) صرف صحیح مسلم میں ہیں۔ باقی احادیث (جو حضرت عائشہؓ کے توسط سے نقل کی گئی ہیں) حدیث کی دوسری کتب میں مذکور ہیں ذیل میں ہم نمونۃً اُن میں چالیس احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں:

حدیث نمبر 1: احبّ الاعمال الیٰ اللّٰہ ادومھا وان قلّ (متفق علیہ) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عملوں میں سے بہت محبوب ہو عمل ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ کم ہو۔

حدیث نمبر 2: من صلیٰ بعدالمغرب عشرین رکعۃ بنی اللّٰہ بیتا فی الجنۃ (رواہ الترمذی) ترجمہ: جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

حدیث نمبر 3: لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرھم اللّٰہ فی النار (رواہ ابوداؤد) ترجمہ: ہمیشہ رہے گی قوم کی پیچھے ہٹی رہے گی پہلی صف سے یہاں تک کہ پیچھے ڈالے رکھے گا ان کو اللہ دوزخ میں۔

حدیث نمبر 4: لا صلوٰۃ بحضرۃ الطعام ولاھو یُدافعہ الاخبثان (رواہ مسلم) نماز نہیں ہوتی کھانے کے حاضر ہونے کی صورت میں اور اس حالت میں کہ دفع کریں

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس کو دونوں خبیث۔

حدیث نمبر 5: اذا احدث احدکم فی صلوٰتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف (رواہ ابوداؤد) ترجمہ: جس وقت نماز میں تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹے پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے۔

حدیث نمبر 6: لاتقبل صلوٰۃ حائض الا بخمار

(رواہ ابوداؤد والترمذی) بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر 7: لعن اللّٰہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجد (متفق علیہ) اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

حدیث نمبر 8: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقا ص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الاان تکون المضمضۃ (رواہ مسلم) ترجمہ: دس چیزیں فطرت سے ہیں لبوں کا کم کرنا۔ ڈاڑھی کا بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن ترشوانا۔ جوڑوں کی جگہ کا دھونا۔ بغلوں کے بال دور کرنے زیر ناف بال مونڈنے اور کم کرنا پانی کا یعنی استنجاء کرنا۔

حدیث نمبر 9: السواك مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب (رواہ احمد والدارمی) ترجمہ: مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے۔

حدیث نمبر 10: اذا ذھب احدکم الی الغآئط فلیذھب معہ بثلاثۃ احجار یستطیب بھن فانھا یجزیء عنہ (رواہ احمد) جس وقت تم سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے جائے اپنے ساتھ تین پتھر لے جاوے اُن کے ساتھ استنجاء کرے

(c) ketabton.com: The Digital Library

پس یہ پتھر اس سے کفایت کر جائیں گے۔

حدیث نمبر 11: انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللّٰہ (ترمذی) ترجمہ: جمروں کو مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے شروع ہے۔

حدیث نمبر 12: مامن یوم اکثر من ان یعتق اللّٰہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنوا ثم یباھی بھم الملٰئکۃ فیقول ماارادھؤلاء (مسلم) ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس دن اللہ تعالیٰ آگ سے بہت زیادہ بندوں کو آزاد کرتا ہو عرفات کے دن سے اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے رُوبرو ان پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 13: ان العبد اذااعترف ثم تاب تاب اللّٰہ علیہ (متفق علیہ) ترجمہ: جب بندہ گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

حدیث نمبر 14: قرآءۃ القرآن فی الصلوٰۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوٰۃ افضل من التسبیح والتکبیر والتسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جنۃ من النار (مشکوٰۃ المصابیح) ترجمہ: قرآن کریم کا نماز میں پڑھنا نماز کے غیر میں پڑھنے سے افضل ہے۔ نماز کے غیر میں قرآن کریم پڑھنا بہت ثواب کا حامل ہے تسبیح وتکبیر سے۔ تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے صدقہ دینے سے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ کی ڈھال ہے۔

حدیث نمبر 15: الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرا القرآن ویتتع فی وھو علیہ شاق لّہ اجران (متفق علیہ) قرآن کریم کا ماہر لکھنے

(c) ketabton.com: The Digital Library

والے نیک بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو شخص قرآن کریم اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کریم کی تلاوت مشکل ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

حدیث نمبر 16: تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (بخاری) ترجمہ: لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

حدیث نمبر 17: اذاانفقت المراۃ من طعام بیتھا غیر مفسدۃ کان لھا اجرھا بماانفقت ولزوجھا اجرہ بماکسبت وللخازن مثل ذالک لاینقص بعضھم اجر بعض شیئا (متفق علیہ) ترجمہ: جس وقت عورت اپنے گھر کے طعام سے خرچ کرتی ہے جبکہ وہ اسراف نہ کرے اس کو ثواب ہوتا ہے جو وہ خرچ کرتی ہے اور اس کے خاوند کو ثواب ہوتا ہے جو وہ کماتا ہے اور خازن کے لیے اُس کی مانند ثواب ہے یہ ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتے۔

حدیث نمبر 18: ماخالطت الزکوٰۃ مالاً قطّ الااھلکتہ (رواہ البخاری فی تاریخہ) ترجمہ: زکوٰۃ کسی مال میں نہیں ملتی مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ (یعنی جن پر زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر دیتا ہے)

حدیث نمبر 19: کسر عظم المیت ککسرہ حیا (رواہ مالک وابوداؤد وابن ماجہ) ترجمہ: مُردے کی ہڈی کو توڑنا زندہ کی ہڈی کو توڑنے کی مانند ہے۔

حدیث نمبر 20: مامن میت تُصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شُفّعوا فیہ (رواہ مسلم) ترجمہ: کوئی میت نہیں جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جو سو تک پہنچیں اس کے لیے سفارش کریں مگر اس کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔

حدیث نمبر 21: اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ مایکفرھا من

(c) ketabton.com: The Digital Library

العمل ابتلاہ اللّٰہ بالحزن لیکفرھا عنہ (رواہ احمد) ترجمہ: جس وقت کسی بندے کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے اعمال اس قدر نہیں ہوتے جس سے ان کو جھاڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کردیتا ہے تاکہ اس کے گناہ جھاڑ دے۔

حدیث نمبر 22: ماعمل ابن اٰدم من عمل یوم النحر احبّ الیٰ اللّٰہ من اھراق الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللّٰہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا (رواہ الترمذی وابن ماجۃ) ترجمہ: کسی انسان کا قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو اور قیامت کے دن آئے گا اپنے سینگوں اور بالوں اور کُھروں اور تحقیق خون قبول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے پس اس کے ساتھ نفسوں کو خوش کرو۔

حدیث نمبر 23: لاتسبوا الاموات فانھم قدأفضوا الیٰ ماقدّموا (رواہ البخاری) ترجمہ: مُردوں کو بُرا نہ کہو تحقیق وہ پہنچے اس چیز کے ساتھ جو انہوں نے آگے بھیجی۔

حدیث نمبر 24: اذانعس احدکم وھو یصلی فلیرقُد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذاصلی وھو ناعس لایدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ (متفق علیہ) ترجمہ: جس وقت تم میں سے ایک اونگھے اور وہ نماز پڑھ رہا ہے پس چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اس سے نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ ایک تمہارا جس وقت نماز پڑھتا ہے اور وہ اُونگھ رہا ہے نہیں جانتا کیا کہتا ہے شاید کہ وہ استغفار کرتا ہو پس اپنے نفس پر بددُعا کردے۔

حدیث نمبر 25: اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف (رواہ الترمذی) تم نکاح کو ظاہر کیا کرو اور مسجدوں میں نکاح کرو اور ان میں دف بجایا کرو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

حدیث نمبر 26:اذارمیٰ احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حلّ لہ کلّ شیء الاالنساء (رواہ ابوداؤدوابن ماجہ) ترجمہ: جس وقت تم میں سے کوئی جمرہ عقبیٰ کوکنکر مارلے اس پر عورتوں کے سواہر چیز حلال ہوگئی۔

حدیث نمبر 27:من تکلم فی شیء من القدر سُئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ (رواہ ابن ماجہ) ترجمہ: جس شخص نے تقدیر میں کلام کیا اُس سے اُس کے متعلق پوچھا جائے گا۔اور جس نے کلام نہ کیا قیامت کے دن اُس سے نہ پوچھا جائے گا۔

حدیث نمبر 28:من احدث فی امرناھذا مالیس منہ فھورد (متفق علیہ) جس نے نئی بات نکالی ہمارے اس دین میں جواس میں نہ تھی وہ مردود ہے۔

حدیث نمبر 29:یحرم من الرضاعۃ مایحرم من الولادۃ (رواہ البخاری) دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جوجننے کیوجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 30:خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی واذا مات صاحبکم فدعوہ (رواہ الترمذی والدارمی) ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جواپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو جس وقت کوئی مرجائے تو اُس کی بُرائیاں شمار کرنا چھوڑ دو۔

حدیث نمبر 31:ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خُلُقاً والطفھم باھلہ (رواہ الترمذی) ترجمہ: مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں اچھا ہواور تم میں سے بہتر وہ ہیں جواپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہوں۔

حدیث نمبر 32:من نذر ان یطیع اللّٰہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلایعصیہ (رواہ البخاری) ترجمہ: جوشخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

حدیث نمبر 33: لایحل دم امری ء مسلم یشهد ان لا اله الااللّٰه وانّ محمد رسول الله الا باحدیٰ ثلٰث زنیٰ بعداحصان فانه یرجم ورجل خرج محاربا للّٰه ورسوله فانه یقتل او یصلب اوینفیٰ من الارض او یقتل نفساًفیقتل بها (رواہ ابوداؤد) ترجمہ: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ مگر تین باتوں میں کسی ایک بات کے سبب سے شادی کے بعد زنا کرنا اس کو رجم کیا جائے گا ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے نکلا ہے اس کو قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ یا جلاوطن کر دیا جائے گا یا کسی نفس کو قتل کرے اُس کے بدلہ میں اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 34: أقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الاالحدود (رواہ ابوداؤد) ترجمہ: عزت والوں کی خطائیں سوائے حدود (اللہ) کے معاف کردو۔ (یعنی حدود اللہ معاف نہیں کی جاسکتیں)۔

حدیث نمبر 35: اللّٰهم من وُلّی من امر اُمتی شیئا فشق علیهم فاشقق علیه ومن وَلی من امر امّتی شیئا فرفق بهم فارفق به (رواہ مسلم) ترجمہ: اے اللہ! میری امت میں سے جس کو کسی کام پر والی بنا دیا جائے وہ اُن پر شفقت کرے تو اس پر شفقت کر اور میری اُمت میں سے جس کو کسی کام پر والی مقرر کیا گیا وہ اُن پر نرمی کرے پس تو اس پر نرمی کر۔

حدیث نمبر 36: لیاتینّ علی القاضی االعدل یوم القیامة یتمنی انه لم یقض بین اثنین فی تمرة قط (رواہ احمد) ترجمہ: عادل قاضی قیامت کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

دن آئے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش وہ دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کرتا۔

حدیث نمبر 37: ان ابغض الرجال الی اللّٰہ الالدّ الخصم (متفق علیہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ترین انسان ناحق جھگڑا کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر 38: اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللّٰه علی طعامه فلیقل بسم اللّٰه اوّله و اٰخره (رواہ الترمذی وابوداؤد) ترجمہ: جس وقت تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے وہ یہ لفظ کہے بسم اللّٰه اوّله و اٰخره۔

حدیث نمبر 39: لایکون لمسلم ان یهجر مسلما فوق ثلٰثة فاذا لقیه سلّم علیه ثلٰث مرّات کلّ ذالک لایردّ فقد باء باثمه (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: مسلمان آدمی کے لیے لائق نہیں کہ تین دن سے زیادہ تک اپنے بھائی سے بولنا چھوڑ دے۔ جب ملاقات کرے اس کو سلام کہے تین مرتبہ ہر بار وہ اس کو جواب نہیں دیتا ہے وہ اس کے گناہ سے پھرا۔

حدیث نمبر 40: من اعطی لحظه من الرفق أعطی حظه من خیر الدنیا والاخرة ومن حرم من الرفق حرم حظه من خیر الدنیا والأخرة (رواہ فی شرح السنۃ) ترجمہ: جس کو نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا اُسے دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ دیا گیا اور جو شخص کہ اس کو نرمی سے محروم کر دیا گیا دُنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

باب چہارم

حیاتِ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منتخب

100 نصیحت آموز واقعات

واقعہ نمبر 1: خوفِ اخرت

کتب سیر میں منقول ہے: قاسمؒ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کو سلام کرتا۔ ایک دفعہ میں سلام کرنے کی غرض سے گیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کھڑی ہو کر تسبیح کر رہی تھیں اور پڑھ رہی تھیں: فمن اللّٰه علينا ووقٰنا عذاب السّموم ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور عذاب سے بچایا دُعا کر رہی تھیں بار بار اس کو دُہرا رہی تھیں میں ٹھہر گیا کھڑے کھڑے تھک گیا میں اپنی ایک ضرورت کے تحت بازار گیا واپس آیا تو آپ ابھی کھڑی تھیں نماز بھی پڑھ رہی تھیں رو بھی رہی تھیں۔

واقعہ نمبر 2: قرآن کریم سے خصوصی تعلق

ابی الضحیٰ فرماتے ہیں کہ اُس شخص نے جس نے حضرت عائشہؓ سے سُنا قرآن کریم پڑھ رہی تھیں (وقرن فی بیوتکن) ترجمہ: اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں) یہ ایت پڑھ کر اتنا روتیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔ (منقول از کتب سیر)

واقعہ نمبر 3: زُہدِ عائشہؓ و آلِ رسول ﷺ

حضرت ام المؤمنین کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اگر چاہتی تو میں رو لیتی تھی اور نہیں پیٹ بھر کے کھانا کھایا محمد ﷺ کے اولاد نے یہاں تک کہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس دُنیا سے چلے گئے۔

واقعہ نمبر 4: انفاق فی سبیل اللہ کا شوق

ایک دفعہ ایک سائل نے حضرت عائشہؓ سے کھانا مانگا اور حضرت عائشہؓ کے پاس اُس وقت انگور رکھے ہوئے تھے حضرت عائشہؓ نے کسی سے کہا کہ یہ انگور سائل کو دے دو وہ شخص حضرت عائشہؓ کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگا تو حضرت عائشہؓ نے (سائل سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ (تو) تعجب کرتا ہے ان انگوروں میں کتنے ذرہ مثقال ہوگا۔ یہ فرما کر آپؓ نے اس ایت کی تلاوت فرمائی: فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ (الزلزال) ترجمہ: سوجس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (حیاۃ الصحابہؓ)

واقعہ نمبر 5: ایثار کی منفرد مثال

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ جب اس دُنیا سے رخصت ہونے لگے تو اُس نے اپنے صاحبزادے کو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت بھیجا کہ ام المؤمنین کو اوّلاً کو میری طرف سے سلام عرض کرو اور درخواست کرو کہ ،عمر کی خواہش ہے کہ وہ اپنے (دو) رفیقوں کے پہلو میں دفن ہو،،۔ چنانچہ صاحبزادے نے جا کر حضرت عائشہؓ کے سامنے امیر المؤمنین کا پیغام رکھا تو آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: کہ اگر چہ وہ جگہ میں نے خود اپنے لیے رکھی تھی لیکن عمرؓ کے لیے خوشی سے ایثار گوارا کرتی ہوں ۔اُن کو میرے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کی طرف دفن کردیا جائے ۔اجازت کی اطلاع حضرت عمر فاروقؓ کو ملی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر بھی وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ دربار نبوی ﷺ تک لے کر رکھ دینا پھر اجازت طلب کرنا، اگر ام المؤمنین اجازت مرحمت فرمائے تو میرا جنازہ حجرہ (عائشہؓ) کے اندر داخل کر دینا اور مجھے وہیں دفن کردینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دوبارہ اجازت طلب کی گئی اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے دوبارہ اجازت دے دی اور جنازہ اندر لے جا کر آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

قدموں کی جانب دفن کر دیا گیا۔(منقول از کتب سیر)

واقعہ نمبر 6: فقر وفاقہ

طبرانی میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک رات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر والوں نے ہمارے ہاں بکری کی ایک ٹانگ بھیجی۔ میں نے اس ٹانگ کو پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے اُس کے ٹکڑے کیے یا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا اور میں نے ٹکڑے کیے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اے ام المؤمنین! کیا یہ کام چراغ کی روشنی میں ہوا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ جلانے کے لیے تیل ہوتا تو ہم اُسے پی لیتے ہیں۔

واقعہ نمبر 7: دُنیا سے اعراض کرنے والی

امام بیہقی نے نقل کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی اُس نے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا دیکھا جو تہ کی ہوئی ایک عبا، تھی وہ دیکھ کر چلی گئی اور پھر میرے پاس ایک ایسا بستر بھیجا جس میں اُون بھرا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے عائشہؓ یہ کیا ہے؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تھی وہ آپ ﷺ کا بستر دیکھ کر چلی گئی تھی اور پھر اُس نے میرے پاس یہ بچھونا بھیج دیا آپ ﷺ نے یہ سُن کر تین بار فرمایا: اس کو واپس کر دو، اس کو واپس کرو، اس کو واپس کر دو۔ مگر مجھے وہ بچھونا اچھا معلوم ہوتا تھا اور میں چاہتی تھی کہ میرے گھر میں رہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! اس کو واپس کر کر دو۔

واقعہ نمبر 8: پرانے تعلقات کی رعایت کرنا ایمان میں سے ہے

امام بیہقی نے نقل کیا ہے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

حاضر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے عرض کیا: جثامہ مزینہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں آج سے تمہارا نام (جثامہ کے بجائے) خشامہ مزینہ ہے (اُس کے بعد رسول اللہ ﷺ اُن سے مخاطب ہوئے) تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم لوگ کیسے رہے؟ اُس نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! خیریت ہے میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ جب وہ باہر چلی گئی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس بڑھیا پر بڑی توجہ فرمائی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ یہ خدیجہؓ کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور پرانے تعلقات کی رعایت کرنا ایمان میں سے ہے۔

واقعہ نمبر 9: پناہ گاہِ مظلومین (نڈر خاتون)

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے: جس وقت مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا اُس نے مجمع عام میں خلافت کے لیے یزید کا نام پیش کیا۔ حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰنؓ نے اُٹھ کر اس کی مخالفت کردی۔ مروان غضبناک ہوا اور اُن کو گرفتار کروانا چاہا وہ دوڑ کر حضرت عائشہؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ مروان (حاکمِ مدینہ) اُن کے گھر میں گھسنے کی جرأت نہ کرسکا اور کھسیانا ہوکر بولا: یہی وہ ہے جس کی شان میں یہ ایت ہے: والذی قال لوالدیه اف لکما۔ ام المومنینؓ نے اوٹ کے پیچھے سے فرمایا: ہم لوگوں کی شان میں خدا تعالیٰ نے کوئی ایت نہیں اُتاری۔ سوائے اس کے کہ میری برأت فرمائی ہے۔

واقعہ نمبر 10: بدلہ۔۔۔

مستدرک حاکم میں ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لکڑی کا ٹکڑا حضرت عائشہؓ کی طرف پھینکا اتفاق سے وہ ٹکڑا حضرت عائشہؓ کے پاؤں پر لگا۔ حضرت عائشہؓ نے چوٹ محسوس کی اور زیرِ لب مسکراتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا بدلہ لینا جائز ہے؟ رسول اللہ ﷺ فوراً سمجھ گئے کہ حضرت عائشہؓ بدلہ لینا چاہتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بدلہ لینا جائز ہے مگر اتفاقی حادثہ پر نہیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 11: خوش طبعی

ایک دفعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہاتھ دھو رہی تھیں کہ (اسی اثناء میں) رسول اللہ ﷺ قریب سے گزرے تو حضرت عائشہؓ نے محبت سے رسول اللہ ﷺ پر پانی کا چھینٹا پھینکا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی (جواباً) فوراً چلو میں پانی بھر کر حضرت عائشہ صدیقہؓ پر پھینکا اور دونوں مسکرانے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھو عائشہؓ! میں نے زیادتی نہیں کی بلکہ بدلہ لیا ہے۔ اور بدلے کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔

واقعہ نمبر 12: فرامینِ نبی ﷺ کی محافظ

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نے حضرت سیدنا عثمانؓ کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس اس مال میں سے اپنا حصہ طلب کرنے کے لیے بھیجا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دیگر ازواج رضی اللہ عنھن کے اس مطالبہ کی تردید کی اور کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں؟ اور کیا تمھیں علم نہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: ہمارے مال میں رواثت جاری نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: کہ جب میں نے اُن کو یہ بات بتائی تو وہ اپنے مطالبے سے رُک گئیں۔

واقعہ نمبر 13: جب زمین و آسمان کچھ نہ ہوگا تو لوگ کہاں ہوں گے؟

مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا! یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يوم تبدل الارض غير الارض والسمٰوٰت وبرزوا للّٰه الواحد القهار

(ابراہیم ۔ ۷) جس دن زمین و آسمان دوسری زمین سے بدل دیئے جائیں گے اور تمام مخلوق

(c) ketabton.com: The Digital Library

خدائے واحد وقہار کے روبرو ہوجائے گی۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ ایت پڑھی۔
والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ (زمر ۔) تمام زمین اُس کی مُٹھی میں ہوگی اور آسمان اُس کے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔
جب زمین وآسمان کچھ نہ ہوگا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صراط پر۔

واقعہ نمبر 14: سوال وجواب

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ اثنائے وعظ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت میں لوگ برہنہ اُٹھیں گے،عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! زن ومرد یکجا ہوں گے تو کیا ایک دوسرے کی طرف نظریں نہ اُٹھ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عائشہؓ! وقت عجب نازک ہوگا یعنی کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی۔

واقعہ نمبر 15: ناقلِ احکامِ شریعت

ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے تو جواباً آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: حین حطمہ الناس (جب لوگوں نے آپ ﷺ کو توڑ دیا یعنی آپ ﷺ کمزور ہوگئے)۔

واقعہ نمبر 16: شوقِ علم (حبِّ نبی ﷺ)

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھا کہ آپ شعر کہتی ہیں تو میں نے مانا کہ آپ رضی اللہ عنھا کی بیٹی ہیں، لیکن آپ کو طب سے یہ واقفیت کیسے ہوئی؟ تو آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اخری عمر میں بیمار رہا کرتے تھے اطبائے عرب آیا کرتے تھے، جو وہ بتاتے تھے میں یاد کرلیتی تھی۔

واقعہ نمبر 17: ربّ کی ملاقات

جامع ترمذی (کتاب الجنائز) لکھا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

ملاقات پسند کرتا ہے خداتعالیٰ بھی اُس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اس کی ملاقات کو ناگوار سمجھتا ہے، اس کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے۔ (حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے موت کو کوئی پسند نہیں کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں، مطلب یہ ہے کہ مومن جب اللہ تعالیٰ کی رحمت، خوشنودی اور جنت کا حال سُنتا ہے تو اُس کا دل خداتعالیٰ کا مشتاق ہوجاتا ہے، خداتعالیٰ بھی اُس کے آنے کا مشتاق رہتا ہے اور کافر جب خداتعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کے واقعات کو سُنتا ہے تو اُس کو خداتعالیٰ کے سامنے سے نفرت ہوتی ہے، خداتعالیٰ بھی اُس سے نفرت رکھتا ہے۔

واقعہ نمبر 18: داعی حق

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اُن کے پاس تشریف لائے اور معمولی طرح سے جھٹ پٹ وضو کر کے چلے، حضرت عائشہؓ نے فوراً ٹوکا۔ عبدالرحمٰن! وضو اچھی طرح کیا کرو، رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ وضو میں جو عضو نہ بھیگیں گے، اس پر جہنم کی پھٹکار ہو۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 20: اجازت کی منفرد صورت

صحیح مسلم (باب النکاح) میں ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! نکاح میں عورت سے اجازت لے لینی چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ وہ شرم سے چپ رہتی ہے، ارشاد فرمایا کہ اُس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

واقعہ نمبر 21: شوہر (یعنی امام الانبیاء ﷺ) کی اطاعت و فرمانبرداری

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا اُن سے ملنے آئے، تو حضرت عائشہؓ نے (ملنے سے) انکار کیا کہ اگر میں نے دودھ پیا ہے تو عورت کا پیا ہے، عورت کے دیور سے مجھ سے کیا تعلق؟ جب آپ ﷺ (گھر) تشریف لائے تو (مذکورہ بالا مسئلہ)

(c) ketabton.com: The Digital Library

دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے تم اس کو اندر بلالو۔

واقعہ نمبر 22: مواقعِ قیامت سے متعلق سوال جواب

مسند عائشہؓ میں مرقوم ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت میں ایک دوسرے کو کوئی یاد بھی کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین موقع پر یاد کرے گا۔ ایک تو جب اعمال تولے جارہے ہوں گے، دوسرے جب اعمال نامے بٹ رہے ہوں گے، تیسرے جب جہنم گرج گرج کر کہہ رہی ہوگی کہ میں تین قسم کے آدمیوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں۔

واقعہ نمبر 23: بہترین معلّمہ

ایک دفعہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں آکر حاضر ہوئی اور سوال کیا کہ میری ایک بیٹی دُلہن بنی ہے، بیماری سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا بال جوڑ دوں، تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُن سے مخاطب ہوکر فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والوں اور جوڑوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے (مسند احمد)

واقعہ نمبر 24: سوالِ عائشہؓ اور جوابِ نبی ﷺ

مسند عائشہؓ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ بن جدعان (مشرک وکافر) جاہلیت میں لوگوں سے مہربانی کے ساتھ پیش آتا تھا، غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا، کیا یہ عمل اُس کو کچھ فائدے دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں عائشہؓ! اس نے کسی دن یہ نہیں کہا کہ خدایا قیامت میں میری خطا معاف کرنا۔

واقعہ نمبر 25: مذہبی واقفیت اور فطری حاضر جوابی

صاحبِ مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے کہ (زمانہ طفولیت میں) ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا، جس کے دائیں بائیں دو پر لگے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، عائشہ! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپ

(c) ketabton.com: The Digital Library

ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کے پَر تو نہیں ہوتے؟ انہوں نے برجستہ کہا: کیوں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پَر تو تھے۔ آپ ﷺ اس بے ساختہ پن جواب پر مسکرا دیئے۔ (مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر 26: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دوڑنا

سنن ابی داؤد (باب السبق) میں ہے کہ ایک غزوہ میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں، آپ ﷺ نے تمام صحابہؓ کو آگے بڑھ جانے کا حکم دیا۔ اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا: آؤ دوڑیں دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے، حضرت عائشہؓ دبلی پتلی تھیں آگے نکل گئیں، کئی سال بعد اسی قسم کا ایک موقعہ پھر آیا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اب میں بھاری ہوگئی تھی، اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ آگے نکل گئے، آپ ﷺ نے (حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہوکر) فرمایا: یہ اُس دن کا جواب ہے۔

واقعہ نمبر 27: محبوبہ رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ محبوبِ خدا کی باتیں

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا، رسول اللہ ﷺ کا مرض الموت شروع ہورہا تھا، آپ ﷺ نے (حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہوکر) فرمایا: کہ اگر تم میرے سامنے مرتیں تو میں تم کو اپنے ہاتھ سے غسل دیتا اور اپنے ہاتھ سے تمہاری تجہیز و تکفین کرتا، تمہارے لیے دُعا کرتا، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میری موت مناتے ہیں، اگر ایسا ہوجائے تو آپ اسی حجرے میں نئی بیوی لاکر رکھیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ سُن کر تبسم فرمایا۔

واقعہ نمبر 28: بددُعا کے بدلے دُعا

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کہیں کوئی قیدی گرفتار ہوکر آیا، اور وہ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں بند تھا، یہ اِدھر عورتوں سے باتیں کررہی تھیں، وہ اِدھر لوگوں کو غافل پاکر نکل بھاگا، آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں قیدی کو نہ پایا، دریافت کیا تو واقعہ معلوم ہوا، غصہ میں فرمایا: تمہارے ہاتھ کٹ جائیں۔ پھر باہر نکل کر صحابہؓ کو خبر کی، وہ قیدی (دوبارہ) گرفتار ہوکر آیا، آپ ﷺ جب اندر (حجرہ عائشہؓ میں) تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہیں، پوچھا عائشہؓ کیا کرتی ہو؟ عرض کی، دیکھتی ہوں کونسا ہاتھ کٹے گا؟ آپ ﷺ متاثر ہوئے اور دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔

واقعہ نمبر 29: اطاعتِ رسول ﷺ (اور سخاوت کی منفرد مثال)

مسند احمد بن حنبل میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی کو ولیمہ کی دعوت کرنی تھی، لیکن گھر میں سامان نہ تھا۔ آپ ﷺ نے (اُس صحابی سے مخاطب ہوکر) فرمایا: جاؤ عائشہؓ سے جاکر کہو کہ غلہ کی ٹوکریں بھیج دیں، اُنہوں نے حضرت عائشہؓ کو آکر پیغام سُنایا، اُسی وقت حضرت عائشہؓ نے پوری ٹوکری اُٹھوادی اور گھر میں شام کے کھانے کو کچھ نہ رہا۔

واقعہ نمبر 30: قولِ رسول ﷺ کے ساتھ تسکینِ عائشہؓ

امام بخاریؒ نے کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ دو یہودی عورتیں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں باتوں باتوں میں اُنہوں نے کہہ دیا کہ: خدا تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے ---حضرت ام المؤمنین عائشہؓ کے لیے یہ آواز بالکل نئی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا اُن کی یہ بات سُن کر چونک پڑیں اور اُن سے فرمایا کہ قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ پھر تسکین نہ ہوئی اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سچ ہے۔ (چنانچہ قولِ نبی ﷺ کے ساتھ عذابِ قبر کی قائل ہوئی)۔

واقعہ نمبر 31: حُبِّ نبی ﷺ

ایک دفعہ بعض عزیزوں نے واقعہ افک میں شرکت کی وجہ سے حضرت حسانؓ کو بُرا بھلا کہا، حضرت عائشہؓ وہاں موجود تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو فوراً سختی کے ساتھ اُن کو روک دیا کہ حسانؓ کو بُرا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مشرک شاعروں کو دیا کرتے تھے۔

واقعہ نمبر 32: خواتینِ اسلام کی عدالت

(c) ketabton.com: The Digital Library

امام نسائی نے کتاب النکاح ،باب البکر یزوج ابوھا وھی کارھۃ کے تحت نقل کیا ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں ایک لڑکی حجرہ عائشہؓ میں حاضر ہوئی ۔اُس وقت رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما نہیں تھے ۔اُس عورت نے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میرا والد (زبردستی) نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کیساتھ کردیا ہے تا کہ میرے ساتھ نکاح کرنے سے اُس کی حیثیت بڑھ جائے اور اُس کا کم رُتبہ بلند ہو سکے حالانکہ میں اس نکاح سے ناخوش ہوں ۔حضرت عائشہؓ نے اس عورت کو بٹھالیا ۔جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سامنے صورتِ حال عرض کی گئی ۔رسول اللہ ﷺ نے لڑکی کے باپ کو بلایا اور لڑکی کو اپنا مختار آپ بنادیا ۔یہ سُن کر لڑکی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ !میرے باپ نے جو کچھ کیا، میں اب اس کو جائز ٹھہراتی ہوں ، میرا مقصد صرف یہ تھا کہ عورتوں کو اپنے حقوق معلوم ہوجائیں ۔

واقعہ نمبر 33:تربیتِ اولاد (انصاف)(والدہ کی شفقت)

صاحبِ مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے پاس ایک عورت آئی اور اُس نے مجھ سے سوال کیا اس عورت کے ساتھ دو بچیاں بھی تھیں اس وقت حضرت عائشہؓ کے پاس ماسوا ایک کھجور کے کچھ نہ تھا حضرت عائشہؓ نے وہی ایک کھجور اس عورت کو دے دی ۔اُس عورت نے کھجور کے ٹکڑے کیے اور دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا اور خود کچھ بھی نہ کھایا ۔اس کے بعد جیسے ہی وہ عورت چلی گئی رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ۔اور حضرت ام المؤمنین عائشہؓ نے آپ ﷺ کو پورا واقعہ سنادیا ۔چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت)لڑکیوں کی دیکھ بھال اور پرورش میں مبتلا کیا گیا اور پھر اُس نے اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ لڑکیاں اس شخص کو آتشِ دوزخ سے بچانے کے لیے اُس کے واسطے آڑ اور رُکاوٹ بن جائیں گی ۔

واقعہ نمبر 34:دو (2)کے بدلے دو (2)

امام نسائی نے اپنی سنن میں کتاب الزینۃ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سونے کے کنگن پہن لیے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: عائشہؓ !میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

تمہیں اس سے بہتر کنگن نہ بتاؤں تم ان کنگنوں کو اُتار دو اور چاندی کے دو کنگن بنوا کر ان پر زعفران کا رنگ چڑھا دو۔

واقعہ نمبر 35: شوقِ اطاعتِ رسول ﷺ (شوقِ عبادت)

حضرت عائشہؓ ایک دفعہ عرفہ کے دن روزہ سے تھیں، گرمی اس قدر شدید تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے دیئے جا رہے تھے، کسی نے مشورہ دیا کہ روزہ تو ڑ دیجئے تو (جواباً آپ رضی اللہ عنھا نے اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ سے سُن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو میں روزہ کیسے توڑ سکتی ہوں۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 36: شوقِ عبادت

11ھ کو جب رسول اللہ ﷺ ادائیگی حج کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت عائشہؓ بھی ساتھ تھیں ،حضرت عائشہؓ نے ادائیگی حج وعمرہ دونوں کی نیت کی تھی، لیکن زمانہ مجبوری کے باعث وہ طواف سے معذور ہو گئیں تو اُن کو اس قدر صدمہ ہوا کہ رونے لگیں۔رسول اللہ ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے تسلی دے کر مسئلہ بتایا، پھر اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ جا کر باقی فرائض ادا کئے۔ (صحیح البخاری، باب اعتکاف النساء)

واقعہ نمبر 37: اندھیری رات کا ایک واقعہ

کنز العمال میں ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت رواحہؓ سے ایک سوئی اُدھار لے رکھی تھی۔ میں اس سوئی سے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا سی لیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اندھیری رات تھیں وہ سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی میں نے اُسے بہت تلاش کیا لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہ آئی۔اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی گھر تشریف لے آئے تو جونہی آپ ﷺ گھر کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کے نور کی شعاؤں سے پورا گھر منور اور روشن ہو گیا اور مجھے اس روشنی میں سوئی دکھائی دینے لگی چنانچہ میں نے مسکرا کر سوئی اُٹھالی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 38: مقاصدِ مساجد میں سے ایک مقصد

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب اللعب فی المسجد کے تحت نقل کیا ہے: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان حبشیوں کو دیکھ رہے ہیں جو مسجد میں اپنے نیزوں کے ساتھ جنگی فنون کے مظاہرے کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اپنی چادر مبارک سے ڈھانپا اور آپ رضی اللہ عنھا رسول اللہ ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے ان حبشیوں کو جنگی فنون کے مظاہرے کرتے ہوئے دیکھتی رہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی مسلسل کھڑے رہے حتی کہ حضرت عائشہؓ خود ہی دیکھتے دیکھتے اُکتا گئیں اور واپس لوٹ گئیں۔ (نوٹ: علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا مقصد ان کا کھیل دیکھنا تھا، نہ کہ اُن کے چہروں کی طرف دیکھنا یا حضرت عائشہؓ اس وقت نابالغ تھیں یا یہ واقعہ مردوں کے چہرے کی طرف دیکھنے کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔)

واقعہ نمبر 39: حق گوئی

امام بخاریؒ نے کتاب الدیات اور امام ترمذیؒ نے کتاب الدیات میں اور امام مسلمؒ نے کتاب القسامہ میں یہ روایت نقل کی ہے: عمر بن غالبؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمار اور اشتر تینوں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمار نے سلام عرض کیا: اے امی جان السلام علیک! حضرت عائشہؓ نے (جواباً) فرمایا: السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عمار نے دو یا تین دفعہ اس سلام کو دہرایا۔ پھر عرض کیا: اگر چہ آپ کو یہ بات بری لگے مگر اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنھا ہماری ماں ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا یہ اشتر ہیں تو آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: تم وہی ہو جس نے میرے بھانجے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اشتر نے جواب دیا: جی ہاں میں نے اُن کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: کہ اگر تو نے اس کو قتل کر دیا تو تو کبھی فلاح نہیں پا سکے گا۔ باقی عمار تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث

(c) ketabton.com: The Digital Library

مبارک سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: کسی مسلمان کا خون کسی صورت میں حلال نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے پہلی صورت کوئی شادی شدہ انسان زنا کا ارتکاب کرے، یا کوئی اسلام کے بعد ارتداد اختیار کرلے، یا کسی کو قتل کرنے کے بدلے میں قصاصاً اس کو قتل کیا جائے۔

واقعہ نمبر 40: رسول اللہ ﷺ کا مرض وفات اور تصدقِ دنانیر

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے. حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الوفات میں ایک دن مجھے حکم دیا کہ ہمارے گھر میں جو سونے کے دینار رکھے ہوئے انہیں صدقہ کردو۔ میں آپ ﷺ کے مرض کی شدت کی وجہ سے پریشان تھی اس لیے حکم پر فوری عمل نہ کرسکی۔ جب آپ ﷺ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اُن دیناروں کا کیا کیا؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے مرض کی شدت کی وجہ سے مشغول ہوگئی تھی (اس لئے صدقہ نہیں کرسکی) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سونا میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ سات یا نو دینار لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے محمد (ﷺ) کا کیا گمان ہے کہ وہ اپنے رب سے اس حال میں ملے کہ یہ دینار اُس کے پاس ہوں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے وہ دینار صدقہ کردیئے۔

واقعہ نمبر 41: قابلِ تعجب معاملہ

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا آنے دو، وہ اپنے خاندان میں بُرا ہے۔ جب وہ آکر بیٹھا تو آپ ﷺ نے اُس سے نہایت توجہ اور لطف ومحبت سے باتیں فرمائیں۔ حضرت عائشہؓ کو تعجب ہوا، جب وہ اُٹھ کر چلا تو (حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تو اس کو اچھا نہیں جانتے تھے، لیکن جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کیساتھ لطف ومحبت کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ! بدترین آدمی وہ ہے جس کی بداخلاقی سے ڈر کر لوگ اُس سے ملنا چھوڑ دیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 42:حق کی ترجمانی

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک گھر میں مہمان بن کر اتریں، دیکھا کہ صاحب خانہ کی دولڑکیاں جواب جوان ہوچکی تھیں ، بے چادر اوڑھے نماز پڑھ رہی ہیں، تاکید کی کہ آئندہ کوئی لڑکی بے چادر اوڑھے نماز نہ پڑھے، رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔(مسند احمد)

واقعہ نمبر 43:سوالِ عائشہؓ کا جواب

صحیح البخاری میں (باب القصد والمداومۃ علی العمل) کے تحت مرقوم ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: اعتدال کے ساتھ کام کرو، لوگوں کو اپنے نزدیک کرو، اور خوشخبری سناؤ کہ لوگوں کا عمل اُن کو جنت میں نہ لے جائے گا۔(بلکہ رحمت الٰہی و فضلِ الٰہی سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے)۔حضرت عائشہؓ کو یہ امری عجیب معلوم ہوئی، سمجھیں کہ جو لوگ معصوم ہیں وہ تو اس سے مستثنٰی ہوں گے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ! آپ ﷺ کو بھی نہیں !فرمایا نہیں لیکن یہ کہ اللہ تعالی اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھے ڈھانک لے۔

واقعہ نمبر 44: منکرات پر نکیر(خلافِ شرع امر پر نکیر)

حفصہ بنت عبدالرحمٰن (حضرت عائشہؓ کی بھتیجی)ایک دن نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر پھوپھی (حضرت عائشہؓ) کے پاس آئیں، دیکھنے کے ساتھ اُن کے دوپٹہ کو غصہ سے چاک کرڈالا، پھر فرمایا: تم نہیں جانتیں کہ سورہ نور میں خدا تعالٰی نے کیا احکام نازل فرمائے ہیں ، اس کے بعد دوسرا گاڑھے کا دوپٹہ منگوا کر اوڑھلیا (موطا)

واقعہ نمبر 45:حُبِّ نبی ﷺ اور حضرت عائشہؓ

امام بخاریؒ نے باب الرفق فی الامر کلہ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند یہودی آئے اور بجائے السلام علیک کے(تم پر سلامتی ہو)زبان دبا کر(السَامُ علیک) (تم کو موت آئے) کہا۔رسول اللہ ﷺ نے اُس کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

جواب میں صرف وعلیکم (اور تم پر) فرمایا، حضرت عائشہؓ سن رہی تھیں، وہ ضبط نہ کر سکیں، بولیں علیکم السام واللعنة (تم پر موت اور لعنت) آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ نرمی چاہیے۔ خدا تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔

واقعہ نمبر 46: طلب علم

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ من حوسب عذب قیامت میں جس کا حساب ہوا، اس پر عذاب ہو گیا، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے: فسوف یحاسب حسابا یسیرا (انشقاق) اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اعمال کی پیشی ہے لیکن جن کے اعمال میں جرح و قدح شروع ہوئی وہ تو برباد ہی ہوا۔

واقعہ نمبر 47: خلافِ شرع اُمور سے نفرت

ایک دفعہ ایک لڑکی گھنگرو پہن کر حضرت عائشہؓ کے پاس آئی، تو آپ رضی اللہ عنھا نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: کہ پہنا کر میرے پاس نہ لایا کرو۔ اس کے گھنگرو کاٹ ڈالو، ایک عورت نے اُس کا سبب پوچھا تو بولیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جس گھر میں اور جس قافلہ میں گھنٹا بجتا ہو، وہاں فرشتے نہیں آتے۔ (موطا)

واقعہ نمبر 48: داعی حق

ایک مرتبہ ایک صاحب مسجد نبوی ﷺ میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھ کر جلدی جلدی اور اُن کو (یعنی حضرت عائشہؓ کو) سنانے کے لیے زور زور سے حدیثیں بیان کرنے لگے، (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نماز میں تھی، اور وہ (احادیث سنانے والا) اُٹھ کر چلے گئے، اگر مجھ سے ملاقات ہوتی تو میں کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرف جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 49: طریقِ نبی ﷺ کی موافقت (داعی الی طریق النبی ﷺ)

ایک دفعہ ایک عورت کو دیکھا، جس کی چادر میں صلیب کے نقش ونگار بنے تھے، دیکھنے کے ساتھ ڈانٹا کہ یہ چادر اُتار دو رسول اللہ ﷺ ایسے کپڑوں کو دیکھتے تو پھاڑ ڈالتے۔

واقعہ نمبر 50: معاصی سے نفرت

ایک دفعہ شام کی عورتیں زیارت کو آئیں، وہاں (ملکِ شام میں) حمام میں جا کر عورتیں برہنہ غسل کرتی تھیں، تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہ تم ہی وہ عورتیں ہو جو حماموں میں جاتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے میں اور خدا میں پردہ دری کرتا ہے۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 51: قناعت پسندی

رسول اللہ ﷺ کی سفرِ آخرت کے بعد ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کھانا طلب کیا پھر فرمایا: میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی، کہ مجھے رونا نہ آتا ہو، ان کے ایک شاگرد نے پوچھا کہ یہ کیوں؟ تو (حضرت عائشہؓ نے) فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے دُنیا کو چھوڑا تھا، خدا کی قسم! دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہو کر آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر 52: مساکین وغرباء کے ساتھ محبت

جامع ترمذی (ابواب الزہد) کے تحت مرقوم ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا مانگی: خداوندا! مجھے مسکین زندہ رکھ اور حالتِ مسکینی ہی میں موت دے اور مسکینوں ہی کے ساتھ قیامت میں اُٹھا۔ حضرت عائشہؓ (جو اُس وقت وہاں موجود تھیں اُنہوں) نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے، اے عائشہؓ کسی مسکین کو نامراد واپس نہ کرنا، گو چھوہارے کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنے پاس جگہ دیا کرو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 53: سراپا خوبی

حضرت عائشہؓ پر جب منافقین نے الزام لگایا تو اُنہی دنوں میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینبؓ (زوجۃ النبی ﷺ) سے حضرت عائشہؓ کی نسبت دریافت فرمایا تو حضرت زینبؓ نے عرض کیا: ماعلمت فیھا الا خیراً (یعنی آپؓ سراپا خوبی ہی خوبی ہیں)۔

واقعہ نمبر 54: صلح پسند خاتون

ایک دفعہ حضرت زینبؓ نے حضرت صفیہؓ کو یہودیہ کہہ دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض ہوگئے اور دو مہینے تک اُن سے کلام نہ کیا، آخر وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں کہ تم بیچ میں پڑ کر میرا قصور معاف کرا دو، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس سلیقہ سے گفتگو کی کہ معاملہ رفت وگزشت ہوگیا۔

واقعہ نمبر 55: چور کے لیے بددُعا

مسند عائشہؓ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی نے حضرت عائشہؓ کی کوئی چیز چُرائی، زمانہ رسم کے مطابق اُنہوں نے اس کو بددعا دی، (رسول اللہ ﷺ کی جانب سے) ارشاد ہوا: لاتسجی عنہ یعنی بددعا دے کر اپنا ثواب اور اُس کا گناہ کم نہ کرو۔

واقعہ نمبر 56: خاندانِ نبی ﷺ سے خصوصی تعلق

حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اُن کی کوئی بات ٹالتی نہ تھیں، چنانچہ ایک دفعہ عبداللہ بن زبیرؓ سے خفا ہو کر اُن سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھی تھیں، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کے ننہالی لوگوں نے سفارش کی تو انکار کرتے نہ بنا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 57: ہنسنے پر اظہارِ ناپسندیدگی (خلقِ خدا کی اصلاح کی کوشش)

حج کے موسم میں حضرت عائشہؓ منیٰ میں ایک خیمہ میں تھیں، لوگ ملاقات کو آرہے تھے، چند قریشی نوجوان ہنستے ہوئے آئے، ہنسنے کا سبب معلوم کیا تو اُنہوں نے عرض کیا کہ ایک خیمہ کی ڈوری میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھنس کر ایسے گرے کہ اُن کی آنکھ ہی چلی جاتی، یا گردن ٹوٹ جاتی، ہم لوگوں کو یہ دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آ گئی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہنسنا نہ چاہیے، کسی مسلمان کو کانٹا چبھ جائے یا اس سے بھی معمولی مصیبت اُس پر آئے تو خدا تعالیٰ اُس کا درجہ بڑھاتا ہے اور اُس کا گناہ معاف فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، باب ثواب المومن فیما یصیب)

واقعہ نمبر 58: حسبِ حیثیت فقراء کی اعانت ونصرت

ایک دفعہ ایک معمولی سائل در عائشہؓ پہ آیا تو حضرت عائشہؓ نے اُس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا، وہ چل دیا۔ اُس کے بعد ایک اور شخص آیا جو کسی قدر معزز معلوم ہوتا تھا، اُس کو بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر رخصت کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ دو قسم کے برتاؤ کیوں کیے گئے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوں کے ساتھ اُن کے حسبِ حیثیت برتاؤ کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب)

واقعہ نمبر 59: مہربان (معاف کرنے کی منفرد مثال)

اسماء الرجال کی کتابوں میں ہے کہ مرض الموت میں حضرت اُمّ حبیبہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بلوایا، وہ آئیں تو حضرت اُمّ حبیبہؓ نے کہا، سوکنوں میں کچھ نہ کچھ کبھی ہو ہی جاتا ہے، اگر کچھ ہوا ہو تو خدا تعالیٰ ہم دونوں کو معاف کرے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: خدا تعالیٰ سب معاف اور اس سے تم کو بری کر دے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا: تم نے مجھے اس وقت مسرور کیا، خدا تعالیٰ تم کو بھی خوش رکھے۔

واقعہ نمبر 60: ندامت اور کفارہ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے اور حضرت صفیہؓ نے آپ ﷺ کے لیے کھانا پکایا حضرت صفیہؓ کا کھانا جلد تیار ہو گیا، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تھے، اُنہوں نے وہیں ایک لونڈی کے ہاتھ کھانا بھجوا دیا، حضرت عائشہؓ اپنی محبت کو بربادی کی دیکھ کر جھنجلا اُٹھیں، اور ایک ایسا ہاتھ مارا کہ لونڈی کے ہاتھ سے پیالہ چھوٹ کر گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

(c) ketabton.com: The Digital Library

، آپ ﷺ خاموشی کے ساتھ پیالہ کے ٹکڑوں کو چننے لگے، اور خادمہ سے فرمایا کہ تمہاری ماں کو غصہ آ گیا۔ چند لمحوں کے بعد حضرت عائشہؓ کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی، عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اس جرم کا کیا کفارہ ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی پیالہ اور ایسا ہی کھانا، چنانچہ نیا پیالہ اُن کو واپس کیا گیا (بخاری، کتاب المظالم و باب الغیرۃ)

واقعہ نمبر 61: عاجزی و انکساری

حضرت عائشہؓ جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئی تو حضرت ابن عباسؓ نے عیادت کے لیے آنا چاہا لیکن حضرت عائشہؓ سمجھ چکی تھیں کہ وہ آکر میری تعریف کریں گے، اس لیے اجازت دینے میں تامل کیا، لوگوں نے سفارش کی تو منظور کیا، اتفاق یہ کہ حضرت ابن عباسؓ نے آکر واقعاً تعریف شروع کی سُن کر (حضرت عائشہؓ) بولیں، کاش میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ (صحیح بخاری و مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 62: سخاوت و فیاضی

حضرت عروہؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اُن کے سامنے پوری ستر ہزار کی رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دی اور دوپٹہ کا گوشہ جھاڑ دیا۔ (طبقاتِ ابن سعد جز نساء)

واقعہ نمبر 63: عدمِ قبولِ احسان

فتوحاتِ عراق کے مالِ غنیمت میں موتیوں کی ایک ڈبیہ آئی، عام مسلمانوں کی اجازت سے حضرت عمرؓ نے وہ حضرت عائشہؓ کو نذر بھیجی، حضرت عائشہؓ نے ڈبیہ کھول کر کہا: خدایا! مجھے ابن خطاب کا احسان اُٹھانے کے لیے اب زندہ نہ رکھ۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 64: بہترین انتقام (ذہانت و فطانت)

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیمار ہو گئیں، لوگوں نے عرض کیا کہ کسی نے ٹونا کیا ہے، چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ کیا تو نے ٹونا کیا ہے؟ اُس نے اقرار کیا، پوچھا کیوں بولی تا کہ آپ رضی اللہ عنہا جلدی مر جائیں تو میں جلدی چھوٹوں، آپ رضی اللہ عنہا نے حکم

(c) ketabton.com: The Digital Library

دیا کہ اس لونڈی کو کسی شریر کے ہاتھ بیچ ڈالو، اور اس کی قیمت سے دوسرا غلام خرید کر آزاد کردو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

واقعہ نمبر 65: سخاوت کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے، شام ہوتے ہوتے ایک حبہ بھی پاس نہ رکھا، سب محتاجوں کو دے دلا دیا، اتفاق سے اُس دن روزہ رکھا تھا، لونڈی نے عرض کی افطار کے سامان کے لیے کچھ تو رکھنا تھا، فرمایا کہ تم نے یاد دلا دیا ہوتا۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 66: کمالِ احتیاط (تقویٰ)

ایک دفعہ حجرہ عائشہؓ میں ایک سانپ نکلا، حضرت عائشہؓ نے اُس کو مار ڈالا، کسی نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے غلطی کی ممکن ہے کہ یہ کوئی مسلمان جن ہو، فرمایا اگر یہ مسلمان ہوتا تو امہات المومنین کے حجروں میں نہ آتا اُس نے کہا آپ ستر پوشی کی حالت میں تھیں، جب وہ آیا، یہ سُن کر متاثر ہوئیں، اور اُس کے فدیہ میں ایک غلام آزاد کیا۔ (مسند احمد)

واقعہ نمبر 67: انفاق فی سبیل اللہ کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں، گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا، اتنے میں ایک سائلہ نے آواز دی، لونڈی کو حکم دیا کہ وہ ایک روٹی بھی اُس کی نذر کردو عرض کی کہ شام کو افطار کس چیز سے کیجئے گا، فرمایا یہ تو دے دو، شام ہوئی تو کسی نے بکری کا سالن ہدیۃً بھیجا، لونڈی سے فرمایا دیکھو یہ تمہاری روٹی سے بہتر چیز خدا تعالیٰ نے بھیج دی۔ (موطا امام مالکؒ، کتاب الجامع باب الترغیب فی الصدقہ)

واقعہ نمبر 68: خوفِ الٰہی

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کسی بات پر قسم کھالی تھی، پھر لوگوں کے اصرار پر اُن کو اپنی قسم توڑنی پڑی، اور گو اُس کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیے، تاہم حضرت عائشہؓ کے دل پر اُن کا اتنا گہرا اثر تھا کہ جب یاد کرتیں تو روتے روتے آنچل تر ہو جاتا۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 69:رقیق القلبی

ایک دفعہ ایک سائلہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے دروازے پر آئی ،دو ننھے ننھے بچے اُس کے ساتھ تھے،اس وقت گھر میں کچھ اور نہ تھا،تین کھجوریں اُن کو دلوادیں سائلہ نے ایک ایک کھجوران بچوں کو دی اور ایک اپنے منہ ڈال لی،بچوں نے اپنا اپنا حصہ کھا کر حسرت سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ماں نے اپنے منہ سے کھجور نکال کر آدھی آدھی دونوں میں بانٹ دی،اور خود نہیں کھائی ،ماں کی محبت کا یہ حسرت ناک منظر اوراس کی یہ بے کسی دیکھ کر بے تاب ہوگئیں اوراُن کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 70:راہِ خدا میں خرچ کرنے کی منفرد مثال

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ابن زبیرؓ نے دو بڑی تھیلیوں میں ایک لاکھ کی رقم بھیجی ،اُنہوں نے ایک طبق میں وہ رقم رکھ کر تقسیم کرنی شروع کردی (یہاں تک کہ وہ رقم تقسیم کردی) ،اتفاق سے اُس دن حضرت عائشہؓ روزہ سے تھیں،شام ہوئی تو لونڈی سے افطار لانے کو کہا،اُس نے عرض کی یاام المؤمنین!اس رقم سے ذرا گوشت افطار کے لیے نہیں منگواسکتی تھیں،فرمایا: اب ملامت نہ کرو تم نے اُس وقت کیوں یاد نہیں دلایا ۔(طبقات ابن سعد)

واقعہ نمبر 71:انصاف پسندی

امام مسلمؒ نے کتاب الامارۃ،باب فضیلۃ الامام العادل کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ مصر کے ایک صاحب ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ تمہارے ملک کے موجودہ حاکم اوروالی کا رویہ میدانِ جنگ میں کیسا رہتا ہے؟ جواب میں (اُس صاحب نے) عرض کیا کہ ہم کو اعتراض کے قابل کوئی بات نظر نہیں آتی کسی کا اونٹ مرجاتا ہے تو دوسرا اونٹ دے دیتے ہیں اورخادم نہ ہے تو خادم دے دیتے ہیں خرچ کی ضرورت پڑتی ہے تو خرچ بھی دیتے ہیں ۔آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: کہ اُنہوں نے میرے بھائی محمد بن ابوبکرؓ کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

ساتھ جو بھی بدسلوکی کی ہو، تا ہم اُن کی بدسلوکی مجھے تم کو یہ بتانے سے باز نہیں رکھ سکتی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر کے اندر یہ دُعا فرمائی تھی کہ: اے اللہ! جو میری اُمت کا والی ہو، اگر وہ اُمت پر سختی کرے تو تو بھی اُس کے ساتھ سختی کرنا، اور جو میری اُمت کیساتھ نرمی کا معاملہ کرے تو بھی اُس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا۔

واقعہ نمبر 72: تین باتیں

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے: ابن ابی السائب مشہور تابعی اور مدینہ منورہ کے واعظ تھے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم مجھ سے تین باتوں کا عہد کرو، ورنہ میں بزورِ تم سے بازپرس کروں گی،، ۔عرض کیا یا ام المؤمنین! وہ تین باتیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: کہ دُعاؤں میں تجع نہ کرو، کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ ایسا نہیں کرتے تھے۔ ہفتے میں صرف ایک دن وعظ کیا کرو اگر یہ منظور نہ ہو تو دو دن اور اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین دن۔ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی کتاب سے اکتا نہ دو، ایسا نہ کیا کرو کہ لوگ جہاں بیٹھے ہوں، آ کر وہاں بیٹھ جاؤ اور قطع کلام کر کے اپنا وعظ شروع کر دو بلکہ جب اُن کی خواہش ہو اور وہ درخواست کریں تب وعظ کرو۔

واقعہ نمبر 73: مخفی طور پر ناپسندیدہ معاملہ سے اعراض

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں یوں نقل فرمایا ہے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اُس وقت دو انصاری لڑکیاں میرے پاس بیٹھ کر وہ اشعار سُنا رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بعاث میں کہے تھے۔ وہ دونوں لڑکیاں کوئی پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بستر پر لیٹ کر چہرہ انور دوسری طرف پھیر دیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی آ گئے اور اُنہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی راگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔ (یعنی ایسا بہت ہی نا مناسب امر ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: جانے دو۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ دوسرے کاموں میں مشغول ہو گئے تو میں نے اُن دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر نکل گئی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 74: عاجزی وانکساری

امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت کثیر بن عبید فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو میں اپنا پھٹا ہوا کپڑا سی لوں پھر تمہاری بات سنتی ہوں۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! اگر میں باہر جا کر لوگوں کو بتاؤں کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا تو اپنا پھٹا ہوا کپڑا سی رہی ہیں تو وہ سب آپ رضی اللہ عنہا کے اس پھٹے ہوئے کپڑے کے سینے کو کنجوسی شمار کریں گے۔ حضرت عائشہؓ (نے جواباً مجھے مخاطب ہوکر) فرمایا: تو اپنا کام کر، جو پرانا کپڑا نہیں پہنتا اُسے نیا کپڑا پہننے کا کوئی حق نہیں ہے۔

واقعہ نمبر 75: رسول اللہ ﷺ سے قلبی تعلق

امام بخاریؒ نے کتاب النکاح اور امام مسلمؒ نے کتاب فضائل الصحابہؓ کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے (مخاطب ہوکر) فرمایا: کہ جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو میں تمہاری ناراضگی کو پہچان جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ میری ناراضگی کس طرح پہچان جاتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو بول چال میں یوں کہتی ہو یا ربِّ محمد! (ﷺ) اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو لا وربِّ ابراھیم! (علیہ السلام) ۔اس وقت رب محمد (ﷺ) نہیں کہتی ۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا خیال درست ہے مگر میں ناراضگی کی حالت میں بھی صرف زبان سے آپ ﷺ کا نام چھوڑتی ہوں آپ ﷺ کو دل سے نہیں بھولتی۔

واقعہ نمبر 76: دفاع عائشہؓ

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر حاضر ہوئے تو دروازے میں سے حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرتے سنا حضرت ابوبکرؓ کو اس بات پر (سخت) غصہ آیا جب اندر داخل ہوئے تو صاحبزادی (حضرت عائشہؓ) سے کہتے ہیں کہ میں بھی

سن رہا ہوں کہ تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اونچا اونچا بول رہی ہو۔حضرت ابو بکر صدیقؓ (نے)یہ کہہ کر (حضرت عائشہؓ کو) طمانچہ مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ فوراً رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو روک دیا۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں: دیکھا میں نے تم کو کیسے بچا لیا ورنہ پٹ گئی ہوتیں۔ (مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 77: ذہانت و فطانت

نزولِ حکمِ حجاب سے پہلے کی بات ہے کہ ایک دفعہ ایک بھدی سی اور معمولی شکل وصورت کا ایک جوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔اس وقت رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔حضرت عائشہؓ بھی آپ ﷺ کے پاس تشریف رکھتی تھیں۔اس جوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری دو بیویاں ہیں جو اس سُرخ رنگ والی سے زیادہ خوبصورت ہیں (ان صاحب کا اشارہ حضرت عائشہؓ کی طرف تھا) اگر آپ ﷺ کی مرضی ہو تو میں اُن میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں آپ ﷺ اُس سے نکاح کر لیں۔ اس نومسلم کی پیش کش سُن کر حضرت عائشہؓ نے ازراہِ مزاح اس نومسلم سے کہا: بھائی! آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا آپ کی بیویاں زیادہ خوبصورت ہیں؟ وہ جوان بولے: میں ان دونوں سے زیادہ خوبصورت ہوں۔جب وہ چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہؓ اس نومسلم جوان کی اس سادگی کے عالم میں کی گئی پیش کش پر کافی دیر تک مسکراتے رہے یہ جوان صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ تھے۔(مستدرک حاکم)

واقعہ نمبر 78: غمِ اخرت (فکرِ اخرت)

حضرت سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب سے آپ ﷺ نے مجھ سے منکر نکیر کی سخت آواز اور قبر کے بھینچے کا تذکرہ فرمایا ہے اس وقت سے مجھے کسی چیز سے تسلی نہیں ہو رہی اور قبر کا خیال اور فکر مجھے کھائے جا رہا ہے۔یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! منکر نکیر کی آواز مومنوں کے کانوں کو ایسی

(c) ketabton.com: The Digital Library

اچھی لگے گی جیسے آنکھوں میں سرمہ اچھا لگتا ہے اور مومنوں کو قبر کا دبوچنا ایسا آرام دہ محسوس ہوگا جیسے شفقت والی ماں سے بیٹا دردِ سر کی شکایت کرے اور ماں آہستہ آہستہ دبائے لیکن اے عائشہؓ! اللہ کے معاملہ میں شک کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے۔ جانتی ہو وہ قبر میں کیسے دبوچے جائیں گے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود ہی فرمایا: وہ اس طرح دبوچے جائیں گے جیسے بہت بڑا پتھر انڈے کو کچل دے۔ (المشکوۃ المصابیح)

واقعہ نمبر 79: دُعا اور طلبِ دُعا

حیاۃ الصحابہؓ میں ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا نام بتادیا ہے کہ جب اُس کے ذریعے دُعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دُعا قبول فرمالیتے ہیں۔ (ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ مجھے وہ دُعا سکھادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! وہ دُعا تیرے لیے مناسب نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک کونے میں پریشان ہوکر بیٹھ گئی۔ پھر اُٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے وہ دُعا سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے مناسب نہیں کہ میں تجھے وہ دُعا سکھاؤں اور تو اُس کے ذریعے (مبادا) دُنیا کی کسی چیز کا سوال کرے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں کھڑی ہوگئی میں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دُعا مانگی:

اللھم انی ادعوك اللّٰه وادعوك الرحمٰن وادعوك البرّ الرّحيم وادعوك باسمائك الحسنیٰ كلها ماعلمت منها ومالم اعلم ان تغفرلي وترحمني۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ کو اللہ کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھ کو رحمٰن کہہ کر پکارتی ہوں اور میں تجھے بھلا اور رحیم کہہ کر پکارتی ہوں اور میں تجھے تیرے تمام اچھے ناموں کے ساتھ پکارتی ہوں جو نام میں اُن ناموں میں سے جانتی ہوں اور جن کو میں نہیں جانتی یہ کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کردے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا سن کر مسکرائے۔ پھر

(c) ketabton.com: The Digital Library

آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ! وہ مبارک نام ان ہی ناموں میں سے ہے جن ناموں کیساتھ تم نے دُعا کی ہے۔

واقعہ نمبر 80: رازدارِ نبی ﷺ

تاریخ ابن کثیر میں مرقوم ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے جہاد کا ارادہ فرمایا۔ لہٰذا حضرت عائشہؓ سے ارشاد فرمایا کسی جہاد کے سفر پر جانے کی تیاری کریں۔ اور اس بات کو خفیہ رکھیں کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی جہاد کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے وہ اس وقت گندم چھان رہیں تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے تیاری کا حکم فرمایا ہے؟ یہ سُن کر حضرت عائشہؓ خاموش ہو گئیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دوبارہ خود ہی پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا ہے۔ حضرت عائشہؓ پھر بھی خاموش رہیں پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ شاید اہل نجد سے جنگ کا ارادہ ہو۔ حضرت عائشہؓ پھر بھی خاموش رہیں۔ اور کچھ نہ کہا۔ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: شاید قریش سے لڑائی کا عزم ہے۔ پھر بھی حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہیں جانے کا ارادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، عرض کیا روم کی طرف جانے کا ارادہ ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پھر عرض کیا اہل نجد کی طرف روانگی کا ارادہ ہے فرمایا نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ شاید کی سمت جانا ہوگا۔

واقعہ نمبر 81: محبت

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے فرماتی ہیں کہ نکاح کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مجھے بیاہ کر گھر لائے تو ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو میرے ساتھ کس قدر محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھ کو تم سے اتنی زیادہ اور اس قدر مضبوط اور گہری محبت ہے جس طرح رسی کی گرہ پختہ اور مضبوط ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 82: رسول اللہ ﷺ کی دُعا۔۔۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرما دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! عائشہؓ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما اور جو اس نے چھپ کر کئے اور جو اس نے اعلانیہ کئے وہ بھی معاف فرما۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اس دُعا سے بہت زیادہ خوش ہوئی یہاں تک کہ میں خوشی کے مارے لوٹ پوٹ ہونے لگی جس سے میرا سر میری گود میں چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کیا تمہیں میری دُعا سے بہت خوشی ہو رہی ہے؟ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا مجھے آپ ﷺ کی دُعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ دُعا تو میں اپنی اُمت کے لیے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔

واقعہ نمبر 83: حُبِّ نبی ﷺ

امام بخاریؒ نے (باب القرعۃ بین النساء) کے تحت نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک سفر میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں، رات کو بلا ناغہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کی محمل میں تشریف لاتے اور جب تک قافلہ چلا کرتا، باتیں کیا کرتے، ایک دن حضرت حفصہؓ نے کہا لاؤ ہم دونوں اپنا اپنا اونٹ بدل لیں، رات ہوئی تو حسب معمول آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے محمل میں تشریف لائے، دیکھا تو حضرت حفصہؓ تھیں، آپ ﷺ سلام کرکے بیٹھ گئے، حضرت عائشہؓ تشریف آوری کی منتظر تھیں، جب قافلہ نے پڑاؤ ڈالا تو حضرت عائشہؓ سے ضبط نہ ہو سکا محمل سے اُتر پڑیں، دونوں پاؤں گھاس پر رکھ دیئے اور بولیں خداوند! میں ان کو تو کچھ نہیں کہہ سکتی ہاں کوئی بچھو یا سانپ بھیج جو مجھ کو ڈس لے۔

واقعہ نمبر 84: معیتِ نبی ﷺ

ایک دفعہ ایک ایرانی پڑوسی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ بھی

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہوں گی اُس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں بھی قبول نہیں کرتا، میزبان دوبارہ آیا اور پھر یہی سوال وجواب ہوا اور وہ واپس چلا گیا، تیسری دفعہ پھر آیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا، عائشہؓ کی بھی دعوت ہے عرض کی، جی ہاں۔ اُس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت عائشہؓ اُس کے گھر گئے

واقعہ نمبر 85: حُبِّ نبی ﷺ (عشقِ رسول ﷺ)

مختلف کتبِ حدیث میں کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ واقعہ منقول ہے کہ ایک شب کو حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھلی تو رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا، شب کا نصف حصہ گزر چکا تھا، اِدھر اُدھر ڈھونڈا، لیکن محبوب کا جلوہ نظر نہیں آیا، آخر تلاش کرتی ہوئی قبرستان پہنچیں، دیکھا تو آپ ﷺ دُعا و استغفار میں مشغول ہیں، اُلٹے پاؤں واپس آئیں اور صبح کو آپ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں رات کوئی کالی کالی چیز سامنے جاتی معلوم ہوتی تھی وہ تم ہی تھیں۔

واقعہ نمبر 86: مصائب وتکالیف پر صبر

حضرت سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں کہ (میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا) اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اُس کو دعوت پیش کی اُس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف منہ آیا جا رہا تھا۔ قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اُٹھایا ایک اَبر نے مجھ پر سایہ کر لیا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبرئیل (علیہ السلام) تھے اُنہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو اُنہوں نے جواب دیا ہے سُن لیا ہے آپ ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ اُن کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سُن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو اخشبین پہاڑوں کو ان پر ڈھانک دوں رسول اللہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

ﷺ نے فرمایا میں اُمید کرتا ہوں کہ اُن کی پشتوں سے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ۔(متفق علیہ)

واقعہ نمبر 87:ایثار

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مقامِ غابہ میں موجود اپنے کھجور کے درختوں میں سے بیس وسق کھجور انہیں بطور تحفہ دینے کے لیے مخصوص کر لیے تھے ۔لیکن جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بلا کر فرمایا: بیٹی! بخدا دُنیا میں میرے لیے تم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرے بعد تمہاری تنگ دستی سے بڑھ کر کسی اور کے لیے کوئی چیز تکلیف دہ ہے ۔میں نے تم کو دینے کے لیے بیس وسق کھجور مخصوص کر لئے تھے ،اگر تم نے وہ کھجور اُتروا لئے ہیں اوران کا ذخیرہ کر لیا ہے تو پھر وہ تمہارے ہیں ورنہ آج کے بعد یہ وراثت کا مال ہے،اوراس کے وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں ۔اس لیے اس متروکہ مال کو میرے بعد کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کر لینا ۔حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابا جان! اگر آپ مجھے اس سے بھی زیادہ مال بطور عطیہ دے دیتے تو میں پھر بھی میراث کی تقسیم کی خاطر اس مال سے دست دار ہو جاتی ۔لیکن ابا جان! میری ایک بہن تو اسماء ہوئی دوسری کون سی ہے؟حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: تمہاری دوسری بہن وہ ہے جو میری بیوی حبیبہ بنت خارجہؓ کے رحم میں ہے ۔حضرت ابوبکر صدیقؓ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اراھا جاریة ترجمہ: میرا خیال ہے کہ بچی پیدا ہوگی ۔چنانچہ بعد میں ایسا ہوا اورام کلثوم بنت ابوبکرؓ اس حمل سے پیدا ہوئیں ۔(سنن بیہقی)

واقعہ نمبر 88:غیرتِ عائشہؓ اوررسول اللہ ﷺ کا فرمان

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے: حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے فرماتی ہیں کہ مجھے ان پر غیرت آئی ،پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور میری حالت کی دیکھ کر ارشاد فرمایا: کہ اے عائشہؓ! تجھے کیا ہوا ہے؟ تو تم غیرت میں آگئی تھی ۔آپ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا کہ مجھ جیسی

(c) ketabton.com: The Digital Library

عورت آپ ﷺ جیسے عظیم انسان کے بارے میں غیرت کیوں نہ کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا، آپ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ آپ رضی اللہ عنھا نے عرض کیا کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ اسلام لے آیا ہے یا میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔

واقعہ نمبر 89: رشکِ عائشہؓ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کی تعریف شروع کی اور بہت دیر تک تعریف فرماتے رہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے ان پر رشک آیا تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کا جس کا ہونٹ لال تھا اور جس کو مرے ہوئے ایک زمانہ ہو چکا آپ ﷺ اتنی دیر سے اُس کی تعریف فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ کو تو خدا نے اس سے بہتر بیویاں دی ہیں۔ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا پھر ارشاد فرمایا: یہ میری وہ بیوی تھیں کہ جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو وہ ایمان لائی اور جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے تو اس نے میری تصدیق کی اور جب لوگ مجھے اپنی امداد سے محروم کر رہے تھے تو اس نے اپنی دولت سے میری غم خواری کی اور اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا کی جبکہ دوسری بیویوں سے مجھے اولاد سے محروم رکھا۔ (رواہ احمد، بحوالہ سیرت عائشہؓ)

واقعہ نمبر 90: عجیب وغریب

یہود کے ایک مشہور قبیلے بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا پھر اپنی سرشت کے مطابق اس معاہدے کی خلاف ورزی کر ڈالی اور اس طرح کہ غزوہ خندق میں مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کی۔ پھر غزوہ خندق سے فارغ ہو کر مسلمانوں یہود قبیلہ بنو قریظہ پر حملہ کیا اور تقریباً سارے قبیلے کو گرفتار کر لیا۔ ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی۔ اس عورت کو معلوم

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہو چکا تھا کہ قتل کیے جانے والوں کی فہرست میں اس کا نام بھی شامل ہے لیکن اس کے باوجود اپنے قتل سے چند لمحات قبل ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے ساتھ بڑی بے فکری کے ساتھ باتیں کرتی رہی اور بات بات پر ہنستی رہی۔ اس اثناء میں اس عورت کا نام پکارا گیا اور وہ اُٹھ کر قتل گاہ کی طرف جانے لگی۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتی ہو؟ کہنے لگی میں نے ایک جرم کیا تھا اُس کی سزا کے لیے قتل گاہ میں جارہی ہوں۔ چنانچہ وہ قتل گاہ میں گئی اور جرم کی پاداش میں اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ بعد میں حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ قتل کے چند لمحے قبل اس عورت کی ہنسی خوشی باتوں پر مجھے آج تک تعجب ہوتا ہے۔ (البدایہ والنھایہ) کشف الباری کتاب المغازی میں لکھا ہے: کہ اس موقع پر عورتوں میں صرف اس عورت کو قصاصاً قتل کیا گیا تھا کیونکہ اس عورت نے چھت سے چکی کا پاٹ گرا کر حضرت خلاد بن سویدؓ کو شہید کر دیا تھا۔

واقعہ نمبر 91: اطاعتِ رسول ﷺ

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے بڑے شوق سے دروازے پر ایک منقش و مصور پردہ لٹکایا تو جب رسول اللہ ﷺ نے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو پردہ پر نظر پڑی، پردے پر نگاہ پڑنے کی دیر تھی کہ فوراً آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ناراضگی واثرات ظاہر ہوئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عائشہؓ سہم گئیں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! قصور معاف مجھ سے کیا خطا سرزد ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جس گھر میں تصویریں ہوں، وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ یہ سُن کر حضرت عائشہؓ نے فوراً پردہ چاک کر ڈالا اور اس کو (دوسرے) مصرف میں لے آئیں۔ (رواہ البخاری کتاب اللباس باب التصاویر)

واقعہ نمبر 92: حُبِّ نبی ﷺ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے اچانک ایک شور وغل سُنا، اور ہمیں بچوں کی آوازیں سُنائی دیں۔ پس جب آپ ﷺ نے اُٹھ کر دیکھا تو ایک حبشی عورت بچوں کے سامنے عجیب وغریب قسم کے کھیل پیش کر رہی تھی اور ناچ رہی تھی بچے اور لوگ اس کے اردگرد جمع تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے (مخاطب ہوکر) ارشاد فرمایا: کہ اے عائشہؓ!

(c) ketabton.com: The Digital Library

ادھر آؤ، اور وہ دیکھو؟ حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے کندھے مبارک پر اپنا رخسار رکھ کر اُس عورت کو دیکھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: کیا جی بھر گیا ہے؟ کیا جی بھر گیا ہے؟ تو میں آپ ﷺ سے یہی کہتی کہ جی نہیں۔ اور میرا یہ کہنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے اور دیکھنے کا شوق تھا بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں اپنی محبت اور اپنی مرتبے کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرا درجہ کتنا ہے؟ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تھک گئے۔ اتنے میں اچانک حضرت عمر فاروقؓ کا وہاں سے گزر ہوا تو اُن کے رُعب ودبدبہ کی وجہ سے لوگوں کا مجمع منتشر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنوں اور انسانوں کے شیاطین کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمرؓ (کے رُعب ودبدبہ کی وجہ) سے (خوفزدہ ہوکر) بھاگ رہے ہیں۔ (ترمذی)

واقعہ نمبر 93: قرآن فہمی

ایک دفعہ ایک صاحب نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے اس ایت کا مطلب پوچھا کہ: لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا لھا ماکسبت وعلیھا مااکتسبت (البقرہ) خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا؟ جو کچھ وہ کرے گا اس کا نفع یا نقصان اس کو ملے گا۔ اور ساتھ ہی اس کی ہم معنی ایت بھی پیش کی کہ: من یعمل سوءً یجز بہ (النساء) جو کوئی بُرائی کریگا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ دراصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ سچ ہے تو مغفرت اور رحمتِ الٰہی کی شان کہاں ہے اور نجات کی اُمید کیونکر ہے؟ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے جب رسول اللہ ﷺ سے اس ایت کی تفسیر پوچھی ہے، تم ہی پہلے شخص ہو جس نے اس کو مجھ سے دریافت کیا۔ خدا کا فرمانا سچ ہے لیکن پروردیگار اپنے بندے کے چھوٹے چھوٹے گناہ ذرا سی مصیبت اور ابتلاء کے معاوضہ میں بخش دیتا ہے مومن جب بیمار رہتا ہے یا اس پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی چیز رکھ کر بھول جاتا ہے یا اس کی تلاش میں اس کو پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ پھر یہ حال ہوتا ہے کہ جس طرح سونا آگ سے خالص ہوکر

(c) ketabton.com: The Digital Library

نکلتا ہے اسی طرح مومن دُنیا سے پاک وصاف ہوکر نکلتا ہے۔(ترمذی)

واقعہ نمبر 94: اہلِ حق کی تعریف وتوصیف

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھی تھیں اورہم نے قریش کی عورتوں کا تذکرہ کیا اوراُن کے فضائل بیان کیے ۔حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: واقعی قریش کی عورتوں کو بڑے فضائل حاصل ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم !اللہ کی کتاب کی تصدیق کرنے اوراس پرایمان لانے میں انصار کی عورتوں سے آگے بڑھا ہوا میں نے کسی کو نہیں دیکھا ۔جب سورۃ نور کی یہ ایت (ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن)نازل ہوئی تو انصار مردوں نے گھر جاکر اپنی عورتوں کو حکمِ الٰہی سُنایا جو اللہ تعالیٰ نے اس ایت میں نازل فرمایا ہے۔اورصورتحال یہ تھی کہ ہر آدمی اپنی بیوی،اپنی بیٹی ،اپنی بہن اوراپنی ہر رشتہ دار عورت کو یہ ایت پڑھ کر سُناتا ۔ان میں سے ہر عورت یہ حکم سنتے ہی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ایت پر ایمان لانے اوران کی تصدیق کرنے کے لیے فوراً کھڑی ہوکر منقش چادر لے کراس میں لپٹ جاتی ۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز میں یہ سب چادروں میں ایسی لپٹی ہوئی آئیں کہ گویا اُن کے سروں پر کوے بیٹھے ہوئے ہیں ۔(رواہ ابوداؤد)

واقعہ نمبر 95: قرآن کریم سے خصوصی تعلق

مستدرک حاکم میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے میں دیر ہوگئی ۔جب میں آپ ﷺ کے پاس گئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم کہاں تھیں؟ میں عرض کیا: آپ ﷺ کے ایک صحابی مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کررہے تھے ۔میں ان کی تلاوت کو سُن رہی تھی ۔(یا رسول اللہ ﷺ !) میں نے اس جیسی آواز اوراس جیسی قراءت آپ ﷺ کے کسی اور صحابی سے نہیں سُنی ۔رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اُٹھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ بھی اُٹھ گئیں ۔رسول اللہ ﷺ نے جاکر کچھ دیر تک ان صحابی کی قراءت سنی پھر حضرت عائشہؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: یہ ابوحذیفہؓ کے غلام سالم (رضی اللہ عنہ) ہیں ۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری اُمت میں اس جیسے آدمی بنائے ہیں ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 96: خوش قسمت وخوش نصیب

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کی طرف بلایا گیا۔(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اس کے لیے خوشحالی ہے جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے کبھی بُرائی نہیں کی اور نہ اُسے پہنچا۔(آپ ﷺ نے) فرمایا: اس کے سوا کوئی اور بات بھی ہے اے عائشہؓ! اللہ تعالٰی نے جنت کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے ان کو اس کے پیدا کیا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے لیے کتنے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

واقعہ نمبر 97: حضرت فاطمہؓ کا حقوقِ عائشہؓ کا اقرار

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اُن کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے نہیں چھپتی تھی جب آپ ﷺ نے اُسے دیکھا فرمایا: میری بیٹی کے لیے کشادگی ہو۔ پھر اُن کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے سے بات کی حضرت فاطمہ سخت روئیں جب آپ ﷺ نے دوبارہ اُس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے وہ کہنے لگیں میں رسول اللہ ﷺ کے بھید کو ظاہر نہیں کرونگی جب آپ ﷺ فوت ہوگئے میں نے اُسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی فرمانے لگیں اب جبکہ آپ ﷺ فوت ہوگئے کوئی بات نہیں ہے پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ (آپ ﷺ نے) فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال اُنہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے میری اجل قریب آچکی ہے تو اللہ سے ڈر اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رَو ہوں میں رُو پڑی جب آپ ﷺ نے میری بے صبری دیکھی دوسری میرے ساتھ سرگوشی کی (اور آپ ﷺ نے) فرمایا: اے فاطمہؓ! تو اس

(c) ketabton.com: The Digital Library

بات سے راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں کی سردار ہوگی یا (آپ ﷺ نے) فرمایا: مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رو پڑی پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملے گی میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

واقعہ نمبر 98: حصولِ علم کا شوق

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے (فرماتی ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ جب تیز ہوائیں چلتی تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس کی کہ اس میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس میں ہے اور بُرائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور جس وقت آسمان پر ابر ہوتا آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور گھر سے باہر نکلتے پھر اندر آتے اور پھر جاتے جس وقت مینہ برستا خوف واضطراب جاتا رہتا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات معلوم کر لی۔ آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہؓ شاید کہ یہ ابر اس کی مانند ہے کہ کہا قومِ عاد نے اس کے متعلق میں جب دیکھا ابر سامنے آیا اُن کی وادیوں کی جانب تو کہا (قومِ عاد نے) یہ ابر ہم پر برسے گا۔

واقعہ نمبر 99: باحیا خاتون

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے (فرماتی ہیں کہ) میں اس گھر میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ مدفون تھے اس حال میں کہ اپنا کپڑا اُتار کر رکھتی تھی اور میں کہتی کہ ایک میرے شوہر (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) اور ایک والد (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) ہیں جب اُن کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ دفن کیے گئے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں داخل نہیں ہوئی مگر جس وقت اپنے کپڑے سے باندھے ہوتے حضرت عمر فاروقؓ سے حیا کرتے ہوئے۔ (رواہ احمد)

(c) ketabton.com: The Digital Library

واقعہ نمبر 100:والد کی خدمت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ابوبکرؓ وبلالؓ کو بخار ہوگیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا:

اللھم حبّب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشدّ وصححھا وبارك لنا فی صاعھا ومدّھا وانقل حمّاھا فاجعلھا بالجحفۃ (متفق علیہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(c) ketabton.com: The Digital Library

باب ہفتم

سیرتِ حضرت عائشہؓ سے منتخب

چند اقوالِ عائشہ صدیقہؓ

قول نمبر 1: تکلہ (سوت کاتنے کا آلہ) عورت کے ہاتھ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے ہاتھ میں نیزے سے بہتر ہے۔

قول نمبر 2: رزق کو زمین کے ہر حصے میں تلاش کرو۔

قول نمبر 3: جو چاہے کہ وہ بے انتہا محنت کرنے والے سے آگے نکل جائے تو اس کو گناہوں کی کثرت سے باز رہنا چاہیے۔

قول نمبر 4: آدمی اُس وقت غلطی پر ہوتا ہے جب وہ سمجھے کہ میں اچھا کر رہا ہوں۔

قول نمبر 5: تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی اچھی چیز نہ ملے تو بھی یہ تھوڑے سے گناہوں سے بہتر ہے

۔

قول نمبر 6: جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کیا اُس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی اس کی برائی کرنے والے بن جائیں گے۔

قول نمبر 7: بیداری تین آدمیوں کے لیے جائز ہے: نماز پڑھنے والا، جس کی شادی ہوئی ہو (یعنی دولہا، دلہن)، مسافر۔

قول نمبر 8: ۔اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں شرپسندوں کو شر پھیلانے سے منع کروں تو میں ایسا ضرور کرتی اور شرپسند اپنے عزائم میں کبھی کامیاب نہ ہو پاتے۔

قول نمبر 9: ۔قاتلوں سے قصاص لے کر اسلام کی حرمت کو قائم رکھو۔

قول نمبر 10 : ۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی باغیوں کے تمام عالم سے بہتر ہے۔

قول نمبر 11: ۔قرآن کریم کا فیصلہ تسلیم کرو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قول نمبر 12:۔قیامت کے دن نیک بیویاں اپنے نیک شوہروں کے ساتھ جنت جائیں گی۔

قول نمبر 13:۔جو کوئی لوگوں کی خفگی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی محنت سے اُسے بچائے گا۔

قول نمبر 14:۔جو کوئی اللہ تعالیٰ کی خفگی میں لوگوں کو راضی کرنا چاہے گا، اسے مولا کریم لوگوں کے سپرد کر دے گا۔

قول نمبر 15:۔شرم کے سبب تحصیل علم کو ترک کرنا بہت ہی نامناسب ہے۔

قول نمبر 16:عورتوں نے جو نئی باتیں پیدا کی ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ اس زمانہ میں ہوتے اور دیکھتے تو جس طرح یہودی عورتیں مسجدوں میں آنے سے روکی گئی ہیں یہ بھی روک دی جاتیں۔

قول نمبر 17:مُردہ کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

قول نمبر 18:نماز میں عورت کے سامنے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قول نمبر 19:صبح کی نماز اندھیرے وقت پڑھنی چاہیے۔

قول نمبر 20: عصر میں جلدی کرنا چاہیے۔

قول نمبر 21:۔بحالتِ جنابت صبح ہو جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

قول نمبر 22:قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھانا جائز ہے۔

قول نمبر 23 :عورت کی میت کے بال نہیں سنوارنے چاہیے۔

قول نمبر 24:افطار میں جلدی کرنا چاہیے۔

قول نمبر 25:حج میں بال منڈوانے کے بعد خوشبو ملنا جائز ہے۔

قول نمبر 26:کوئی حاملہ اگر بیوہ ہو جائے تو اُس کی عدّت وضع حمل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

واللہ اعلم بالصواب ...وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ..وافوض امری الی اللہ ..وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔
آمین..یارب العالمین ۷ اگست ۲۰۲۳ء

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library